اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

17
16-13

ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ

لاہور



مولانا شمس الدین کی شہادت

لہو گرے تو شہادت میں جان آتی ہے
خزاں میں فصلِ بہاراں بھی مسکراتی ہے

کبھی شہید کا خوں رائیگاں نہیں جاتا
اسی سے رنگِ چمن میں بہار آتی ہے

ہزار بار مبارک ہو سنڈیمین تجھے
حیاتِ نو تیری مٹی کے گیت گاتی ہے

جو بچ سکو تو میری آہِ سوزِ دل سے بچو
یہ آگ وہ ہے سمندر کو بھی جلاتی ہے

ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں آئیں
نسیمِ صبح بہر طور مسکراتی ہے

اندھیری رات سے تاروں کو اجتناب ہو کیوں؟
اندھیری رات ستاروں کو جگمگاتی ہے

اندھیری رات میں نکلو اے قافلے والو!
کہ روحِ شمس تمہیں روشنی دکھاتی ہے

ڈرو شہیدِ محبت کی بیگناہی سے
کہ انقلاب کی راہیں یہی بچھاتی ہے

جانباز مرزا

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل

مسئلہ ختم نبوّت

علم و عقل کی روشنی میں

از مولانا محمد طیب
کشمیری درجہ تخصص
فی الدعوۃ والارشاد مدرسہ
عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

قسط نمبر ۳

اور اس کے زمانہ کا کوئی شخص جو اس سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرے۔ لیکن اس کو نہ مانے تو وہ کافر اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئی نبوت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نجات کی آخری شرط صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا نہ ہوئی۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے نبی پر ایمان نجات کی آخری شرط ٹھہری جیسا کہ قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے کہ ان کا (مرزا صاحب کا) انکار کرنے والے اسی طرح کافر اور لعنتی ہیں۔ جس طرح پہلے نبیوں کے منکر کافر اور لعنتی ہوئے چنانچہ قادیانی امت کے خلیفہ دوم مرزا محمود نے حقیقۃ النبوۃ نامی ایک کتاب لکھی۔ جس میں مرزا صاحب کو حقیقی نبی ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اپنے والد کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے مرزا محمود نے لکھا ہے کہ :-

(۱) "اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس قدر الہامات کی موجودگی میں ہم حضرت مسیح موعود کو غیر نبی قرار دیں اللہ تعالیٰ تو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بیسیوں اور سینکڑوں دفعہ آپ کو نبی کے نام سے یاد فرماتا ہے اور ہم سب جگہ یہ تاویل کر لیں کہ ان سب الہامات سے مراد اسی قدر ہے کہ آپ نبی نہیں مگر نبیوں کی کوئی صفت آپ میں پائی جاتی ہے کیا اس کی نظیر دنیا میں کسی اور انسان سے ملتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے بار بار نبی کہہ کر پکارتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ نبی نہیں ہوتا۔ ع ۱"

(۲) "کیا سب نبیوں کو ہم اس لئے نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو نبی کہا پھر کیا وجہ ہے کہ وہ خدا جس نے موسیٰ سے کہا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا اور عیسیٰ سے کہا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا۔ لیکن آج مسیح موعود سے کہتا ہے کہ تو نبی ہے تو وہ نبی نہیں ہوتا۔ اگر نبی بنانے کے لئے کوئی اور لفظ ہوتے ہیں تو انہیں ہمارے سامنے پیش کرو جس سے ہمیں پتہ چلے کہ پہلے نبیوں کو تو اس طرح نبی کہا جاتا تھا۔ تب وہ نبی ہوتے تھے اور مسیح موعود کو اس کے خلاف کسی اور طرح نبی کہا گیا ہے۔ پس وہ نبی نہیں ہوئے کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی یقینی وحی کی موجودگی میں کوئی ... شخص مسیح موعود کی نبوت کا انکار کر سکتا ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے اسے ضرور پہلے نبیوں کا بھی انکار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کی نبوت جن دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے اس سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق موجود ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کوئی نبی نہیں ہوا۔" ع ۲

اگرچہ اہل انصاف اور طالبانِ حق کے لئے مرزا محمود کی مندرجہ بالا عبارت ہی کافی ہے لیکن اسی کتاب کی چند عبارتیں اور ملاحظہ فرما لیجیے۔

(۳) "آپ (یعنی مرزا صاحب) نبی ہیں اور خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے ان ہی الفاظ میں آپ کو نبی کہا جن میں قرآن کریم اور احادیث میں پچھلے نبیوں کو نبی کہا گیا ہے" ع ۳"

(۴) "پس اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود قرآن کریم کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں۔ اور لغت کے معنی کے رو سے بھی نبی ہیں ع ۴"

(۵) "پس شریعتِ اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں ع ۵

مذکورہ بالا حوالجات پڑھ کر آسانی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والوں کے متعلق قادیانی جماعت کا کیا فتویٰ ہو سکتا ہے۔ ہم اس جگہ مختصراً چند حوالے درج کئے دیتے ہیں۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ پوری اُمت کو کس آسانی سے کافر، جہنمی اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب خود یوں رقمطراز ہیں۔

(۱) "کفر دو قسم پر ہے ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ ع ۶"

(۲) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے ع ۷"

(۳) "اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح ؑ کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ع ۳"

(۴) خدا تعالیٰ نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ع ۴"

(۵) جو شخص میری پیروی نہیں کرے گا اور میری بیعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور میرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا تعالیٰ اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے ع ۵

یہ پانچ حوالے تو مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کئے گئے۔ اب ذرا ان کے صاحبزادوں کی بھی سنیئے۔ اور دیکھئے کہ صاحبزادے تو اپنے والد سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئے ہیں۔

(۶) "ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد صلعم کو نہیں مانتا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے" ع ۶"

(۷) کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں" ع ۷"

(۸) نیز حوالہ ع ۲ کی عبارت نقل کر کے مرزا محمود اس کی تشریح میں یوں رقمطراز ہیں۔

"اس عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس کے نیچے وہی لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جدوجہد کی بلکہ ایک شخص نے قبول نہیں کیا وہ بھی مسلمان نہیں ع ۸"

ناظرین کرام نے دیکھ لیا کہ پہلے پانچ حوالوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا گیا اور نبی بھی ظلی، بروزی یا غیر تشریعی و مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی جیسا کہ حوالہ ع ۵ میں پوری وضاحت کی گئی ہے۔

(باقی قسط نمبر ۴ میں ملاحظہ فرمائیں)

ع ۲ ایضاً ص ۲۱۰ ۔ ع ۳ ایضاً ص ۷ ع ۴ ایضاً ص ۱۱۶ ع ۵ ایضاً ص ۱۷۴
ع ۶ حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ ع ۷ مکتوب مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان مندرجہ

ع ۳ حاشیہ اربعین ۴ ص ۷ ۔ ع ۴ ارشاد مرزا صاحب در اخبار الفضل مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء ع ۵ الہام مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۹ ص ۲۷ ۔ ع ۶ کلمۃ الفصل ص ۲۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی۔ ع ۷ آئینہ صداقت مصنفہ مرزا محمود احمد صاحب ص ۳۵
۸ تشحیذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر
زاہد الراشدی

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۷ جمعہ ۵/۱۲ اپریل ۱۹۷۴ء مطابق ۱۱/۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۴ء قیمت ۶۵ پیسے شمارہ ۱۳/۱۴

بلوچستان — امن و انصاف مانگتا ہے

بلوچستان نیپ کے راہنما جناب احمد نواز بگتی گذشتہ روز لاہور تشریف لائے اور پارٹی ورکروں کے اجتماع سے خطاب کے علاوہ ایک مقامی روزنامہ کو انٹرویو بھی دیا جس میں انہوں نے بلوچستان کے سیاسی حل کے بارے میں وزیر اعظم بھٹو کی طرف سے متوقع اعلان بلوچستان کی سیاسی صورت حال اور مسئلہ بلوچستان کے صحیح حل کے سلسلے میں چند فکر انگیز باتیں کی ہیں۔ بلوچستان کی نازک صورت حال اور وزیر اعظم بھٹو کے متوقع اعلان کے پیش نظر بگتی صاحب کے ان خیالات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بگتی صاحب کے خطاب اور انٹرویو کے اہم نکات درج ذیل ہیں:-

۱- وزیر اعظم بھٹو بلوچستان کے اسیر راہنماؤں کو پیغامات بھجوا رہے ہیں اور کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہمارے ساتھی سمجھتے ہیں کہ یہ سمجھوتہ پاکستان کے مفاد کے منافی ہوگا اس لئے بھٹو صاحب کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

۲- ہم نے ہتھیار اٹھا کر پہاڑوں کا رخ اس لئے کیا ہے کہ ہم پر اظہار خیال اور رابطہ عوام کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آج ہمیں کوئی بتا دے کہ مسلح جدوجہد کے سوا کوئی دوسرا راستہ کھلا ہے تو ہم ہتھیار پھینک دینگے۔ بلوچستان کی حالت یہ ہے کہ عوام کے منتخب نمایندوں کو عوام کی نمایندگی سے روک دیا گیا ہے۔ اور ہر جمہوری طریقہ کار کو ختم کر کے بے بس کر دیا ہے۔

۳- بلوچستان کے سیاسی مسئلہ کا حل صرف سیاسی ہو سکتا ہے اور ضروری ہے کہ کسی قسم کی مصالحت اور سمجھوتے سے قبل ۱- نیپ کے اسیر راہنماؤں کو رہا کیا جائے، ۲- ان کی حکومت کو جوں کا توں بحال کیا جائے اور ۳- فوج کو واپس بلا لیا جائے اگر سیاسی حل تلاش نہ کیا گیا تو ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے

۴- پنجاب کے عوام حالات کی نزاکت کا .... احساس کریں کیونکہ مسٹر بھٹو کہتے ہیں کہ جب تک پنجاب میرے ساتھ ہے سرحد، سندھ اور بلوچستان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہم اہل پنجاب کو ہتھیار اٹھانے کو نہیں کہتے لیکن وہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے تو جد و جہد کریں۔ پنجاب کے اس رویہ کی وجہ سے مسٹر بھٹو اپنے بنائے ہوئے آئین کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

۵- نیپ پر سرداری نظام کے تحفظ کا الزام قطعاً بے بنیاد ہے کیونکہ صرف دو سردار عطاء اللہ خان مینگل اور خیر بخش مری نیپ میں ہیں۔ باقی ماندہ سردار تو پیپلز پارٹی کے حامی ہیں اگر ہماری جد و جہد کا مقصد اپنی سرداریوں کا تحفظ ہوتا تو ہم یقیناً پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کرتے۔ اس طرح کوئی ہمیں ہاتھ بھی نہ لگا سکتا تھا۔

۶- سرداروں پر سڑکوں کی تعمیر کا مخالف ہونے کا الزام بھی غلط ہے۔ وہ کیسے سڑک کی تعمیر کے مخالف ہو سکتے ہیں کیا انہیں سفر کرنا نہیں ہوتا؟

۷- بلوچستان میں نئے انتخابات کی بات کی جاتی ہے، لیکن ایسا صرف بلوچستان میں کیوں؟ پورے ملک میں نئے انتخابات ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ۱۹۷۰ء کے انتخابات کو قبول کرتے ہیں تو وزیر اعظم ایسا کیوں نہیں کرتے؟

۸- میری رائے میں افغانستان کے صدر داؤد خان جیسے ہی اپنا اقتدار مستحکم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ پاکستان کے خلاف اپنی مہم تیز کر دینگے۔ اس ضمن میں وہ سرحد پار بلوچستان میں انتہا پسند عناصر کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انہیں یہ کامیابی اس لئے حاصل ہوگی کہ بلوچستان اب ایک ایسا صوبہ ہے جہاں کے عوام کے سیاسی حقوق غصب کئے جا چکے ہیں، اور جنہیں ظلم اور متشددانہ کاروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم بھٹو نے خود کہا ہے کہ بلوچستان میں فوج ملک کے دشمنوں کے خلاف لڑ رہی ہے۔ ایسے ماحول میں وہاں کے عوام کا کابل کا حامی اور ایران کا مخالف ہونا قدرتی امر ہے۔ افغانستان کے اس پروپیگنڈا میں شدت آ جائے گی کہ بلوچ عوام کو گذشتہ ۲۶ برس کے دوران ان کے سیاسی حقوق نہیں ملے۔ بلوچ عوام اگر افغانستان کے ساتھ ہاتھ ملا لیں تو پٹھان اور بلوچوں کو برابر کے حقوق ملیں گے۔ افغانستان کا یہ پروپیگنڈا کارگر ثابت ہوگا۔

بلوچستان نیپ کی قیادت کا جیلوں میں بند ہونا اس ملک کے لئے سب سے بڑا المیہ ہے۔ ان راہنماؤں کی عدم موجودگی میں قیادت لازمی طور پر نوجوان اور انتہا پسند عناصر کے ہاتھوں

(باقی صـ۴)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بلوچستان کی صورتِ حال کے بارے میں

حماد سواتی

قائد جمعیۃ کا بیان

جسے شائع کرنے کی قومی پریس کو توفیق نہیں ہوئی

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، ۳ مارچ کو اسلام آباد سے بہاولنگر جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے مرکزی دفتر لاہور میں رُکے۔ آپ کے ساتھ سینیٹر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی (کوئٹہ) اور سینیٹر حاجی محمد شعیب شاہ (بنوں) بھی تھے۔ اس موقع پر آپ نے "بلوچستان بچاؤ کمیٹی" کے نام سے لاہور میں قائم ہونیوالی محب وطن سیاست دانوں کی تنظیم کے قیام پر اظہار اطمینان و مسرت کرتے ہوئے قومی پریس کے لئے ایک بیان دیا، جو اسی روز دفتر کی طرف سے ایک معروف خبر رساں ایجنسی اور دیگر اخبارات کو بھجوا دیا گیا۔ مگر شاید یہ "عوامی حکومت" کے دور میں پریس کی آزادی کا تماشا ہے کہ بلوچستان جیسے اہم مسئلہ پر مولانا مفتی محمود صاحب جیسے سربرآوردہ سیاسی راہنما کا بیان تادم تحریر ایک اخبار کے مقامی ایڈیشن کے سوا شائع نہیں ہو سکا۔ دفتر جمعیۃ کی طرف سے جاری ہونے والے پریس ریلیز کا متن ملاحظہ فرمایئے اور قومی پریس کو داد دیجئے کہ اس کے دامن میں اہم ترین سیاسی مسئلہ پر نامور قومی راہنما کے زریں ارشادات کو جگہ نہ مل سکی۔ (۷؍ اپریل ۷۴ء)

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک اخباری بیان میں "بلوچستان بچاؤ کمیٹی" کے قیام کا خیر مقدم کیا ہے اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی جماعتی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر بلوچستان کے مظلوم عوام کو ان کے آئینی و جمہوری حقوق دلوانے اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے اس کمیٹی سے تعاون کریں۔

آپ نے کہا۔ گذشتہ ایک سال سے بلوچستان کے مظلوم عوام پر جو ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے وہ انسانی تاریخ کا ایک اندوہناک باب ہے۔ اس صوبہ کے عوام نے الیکشن میں جن جماعتوں کو اپنی نمائندگی اور حکومت کے لئے منتخب کیا تھا انہیں حکومت سے محروم کر کے عوام کے جمہوری حقوق غصب کر لیئے گئے ہیں۔ غیر آئینی و غیر جمہوری اقلیتی حکومت قائم کر کے آئین و جمہوریت کو پامال کر دیا گیا ہے۔ اور فوجی طاقت کے بل پر عوام کو ظلم و جبر کی بالادستی قبول کر لینے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

بلوچ عوام کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ظلم و ستم سے تنگ آ کر مظلوم و بے کس عوام پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ ان کا راشن بند کر دیا گیا ہے اور وہ پتے اور گھاس کھا کر زندگی گذارنے پر مجبور ہیں ان کے منتخب نمایندوں اور سیاسی کارکنوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے اور وہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس حالت میں بھی انہوں نے ظلم و جبر کے تسلط کو قبول نہیں کیا اور اپنے حقوق کی خاطر مسلسل مصروف جہد و عمل ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا۔ حکومت بلوچستان میں وہی ڈرامہ دہرانا چاہتی ہے۔ جو مشرقی پاکستان میں کھیلا جا چکا ہے۔ منتخب عوامی نمایندوں پر جھوٹے مقدمات چلانے کے بعد ان کی سیٹیں جبراً خالی کرا کے بلامقابلہ ضمنی انتخابات کے ذریعہ مصنوعی اکثریت قائم کی جا رہی ہے۔ لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم ان نام نہاد انتخابات کی آئینی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم ۷۰ء کے انتخابات کی روشنی میں اکثریتی حکومت کی بحالی کے سوا اور کوئی حل قبول نہیں کریں گے۔

آپ نے کہا۔ ایسے حالات میں جبکہ وفاقی حکومت بلوچستان میں سٹیج کئے ہوئے ڈرامے کا ڈراپ سین دکھلانے کے لئے بیچین نظر آ رہی ہے۔ پنجاب میں "بلوچستان بچاؤ کمیٹی" کا قیام انتہائی خوش آیند اور اطمینان بخش قدم ہے۔ میں ملک کی تمام سیاسی جماعتوں اور کارکنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان کے مظلوم عوام کی بھرپور امداد اور ان کے جمہوری حقوق کی بحالی جیسے مقدس مقاصد کے لئے کمیٹی سے بھرپور تعاون کریں

گم شدہ بچے کی تلاش

ایک لڑکا عمر بارہ سال رنگ گندمی، سر چھوٹا، کان چھوٹے، منہ پتلا، نیچے کا ہونٹ قدرے موٹا ہے۔ ناف (دھنی) بڑی۔ جسم دبلا، دماغی توازن درست نہیں، پوچھنے پر اپنا نام خالدی باپ کا نام اباجی۔ بھائیوں کے نام حنیفی، لستی، بالی بتا سکتا ہے۔ زیادہ باتیں نہیں کر سکتا ۲۸؍۲؍۷۴ء سے لاپتہ ہے۔ جس صاحب کو علم ہو۔ اس پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں — حافظ غلام قاسم

عزوٹ مرچنٹ صدر بازار میانوالی۔ فون ۱۷۱

بقیہ — اداریہ

میں چلی جائے گی۔ جن سے سمجھوتہ کرنا یا انہیں راہ راست پر لانا تقریباً ناممکن ہوگا۔

۹۔ ہم اس اسمبلی کو تسلیم نہیں کرتے جس میں ہماری اکثریت ڈنڈے کے زور اور دیگر ذرائع استعمال کر کے ختم کی گئی ہے۔ مولوی شمس الدین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ گل خاں نصیر، عطاء اللہ مینگل، خیر بخش مری اور دوست محمد جیل میں ہیں۔ مسٹر عبدالرحمٰن کو معزول قرار دیا جا چکا ہے۔ ڈنڈے کے زور اور ڈرا دھمکا کر قائم کی گئی اکثریت کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وزیر اعظم بھٹو ۷۰ء کے عام انتخابات کی بنیاد پر مرکز پنجاب اور سندھ میں اپنی اکثریت کے بل بوتے پر حکومت کے حق کو جتاتے ہیں تو انہیں ان انتخابات کے نتیجہ میں قائم شدہ ہماری اکثریت کو بھی تسلیم کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ افغانستان کے ساتھ بلوچستان نیپ کے رابطے کی افواہیں بھی بے سروپا ہیں۔ ہمارا افغانستان کے ساتھ کیا تعلق ہے؛ ہمارا مستقبل تو پاکستان اور اس کی سالمیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کے سوا ہمارا کوئی مستقبل نہیں۔

(بحوالہ نوائے وقت لاہور ۶ اپریل ۷۴ء)

اکبر نواز بگٹی صاحب کے ان واضح ارشادات کے بعد بلوچستان کی صورت حال کے بارے میں اور کسی وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی، ہم وزیر اعظم بھٹو سے گذارش کریں گے کہ بلوچستان امن و انصاف کا طلبگار ہے۔ بلوچستان کے عوام کو الزامات کے تیروں، تشدد کی ضربوں اور گولیوں سے چھلنی کرنے کی بجائے ان کے زخموں پر مرہم رکھیئے۔ انہیں انصاف اور امن دیجئے۔ اپنے متوقع اعلان میں بلوچستان کے مظلوم عوام کو محبت اور اعتماد کے ساتھ ان کے انسانی جمہوری و آئینی حقوق کی بحالی کا مژدہ سنایئے۔ اسی میں آپ کی نیک نامی ہے اور یہی ملکی سالمیت کے تحفظ اور قومی استحکام کی واحد بنیاد ہے۔

اب دیکھئے وزیر اعظم کا "اعلان بلوچستان" بلوچ عوام کو امن و انصاف کی نوید دیتا ہے یا بھٹو صاحب کی مخصوص سیاسی حکمت عملی پر نیا خوشنما لیبل ثابت ہوتا ہے؟

(۷؍ اپریل)

رپورٹ :- اشفاق ہاشمی

جاگ اٹھا پنجاب

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے کارکنوں کے عظیم الشان اجتماعات

گذشتہ برس جب جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود نے مرکزی گورنمنٹ کے جمہوریت کش اقدام یعنی "بلوچستان کی آئینی اور جمہوری حکومت کی برطرفی" کے خلاف بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا تو نہ صرف اندرونِ ملک مفتی صاحب کے اس جرأت مندانہ فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا بلکہ بیرون ملک بھی مفتی صاحب کے اس اقدام کو سراہا گیا۔ کیونکہ مفتی صاحب پاکستان کی تاریخ میں پہلے حکمران تھے جنہوں نے ٹھوس اصولوں کی بنیاد پر کرسیٔ وزارت کو ٹھوک پائے استحقار سے ٹھکرا دیا تھا۔ جمعیۃ کی جنرل کونسل نے مفتی صاحب کو اس اقدام پر مبارکباد دی اور آپ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ــــ لیکن جمعیۃ سے منسلک بعض پنجابی واعظوں اور اوقافی ملاؤں نے اس پر ناک بھوں چڑھایا تھا۔ کیونکہ ان کی خواہش تھی کہ وہ مفتی صاحب کی وزارت کے سہارے پیپلز پارٹی کی حکومت سے مقامات حاصل کریں مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ اس کے بعد سے سرکاری ذرائع ابلاغ سے جمعیۃ کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اور "محترجین" اس مہم میں پیش پیش ہیں۔ اس کے پیش نظر اس امر کی ضرورت تھی کہ جمعیۃ کی صفوں کو مزید مضبوط بنانے اور کارکنان جمعیۃ کو مستقبل میں اہم رول ادا کرنے کے ولولوں سے سرشار کرنے کے لئے کارکنوں کے ایسے تربیتی کنونشنوں کا انعقاد کیا جائے۔ جن میں کارکنوں کی ذہنی تربیت ہو۔ اور انہیں پختگیٔ فکر اور جرأت و ایثار کا درس دیا جائے اور خدشات واوہام کے غبار کو جھاڑا جائے۔ تاکہ جمعیۃ کے بے لوث کارکن اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے مستقبل میں اپنے فرائض سے آگاہ ہو سکیں۔

چنانچہ اسی سلسلے میں گذشتہ ہفتے پنجاب بھر میں پنجاب جمعیۃ کے زیر اہتمام علی الترتیب جہلم، گوجرانوالہ سرگودھا، کوٹ ادو اور بہاولپور میں پانچ کنونشنوں کا انعقاد ہوا۔ جن میں پنجاب جمعیۃ کے راہنماؤں کے علاوہ قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود اور امیر مرکزی حضرت درخواستی نے بھی شرکت کی۔ جمعیۃ کے ان عظیم الشان کنونشنوں میں کارکنوں کے جذبے، جرأت اور قائدین کے عزائم کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جمعیۃ ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے مستقبل کی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اقتدار کے پجاریوں اور ہوس رانوں کی جمعیۃ سے علیحدگی کے باوجود کارکنانِ جمعیۃ کے عزائم ناقابل تسخیر اور حوصلے عالی ہیں۔ جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کا کنونشن ۱۰ر مارچ کو جناب عبدالخالق صاحب کی کوٹھی کے وسیع لان میں منعقد ہوا۔ راولپنڈی، کیمبلپور، جہلم، گجرات، گوجرخان، چکوال کے جمعیۃ کے کارکنوں کے علاوہ صوبے کے مقتدر راہنما مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ، قاری محمد امین اور مولانا سعید احمد رائے پوری نے کارکنوں سے خطاب کیا اور انہیں ملک کی بقاء اور اسلامی نظام کی بحالی کے سلسلے میں اپنے فرائض سے آگاہ کیا اور کنونشن کی یہ نشست مغرب کے وقت حضرت درخواستی کی روح پرور تقریر اور اثر انگیز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اسی شب بعد از نماز عشاء شاندار چوک جہلم میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جہلم کے باسیوں کا کہنا ہے کہ جہلم کی تاریخ میں اتنا عظیم الشان جلسہ کبھی نہیں ہوا۔ جلسہ سے قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ جہلم کی جمعیۃ کے نوجوان اور باجرأت راہنما جناب محمد اکرم زاہد قاری عبدالرحمان قاسمی اور پھر آخر میں مفتی اعظم قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود نے خطاب کیا۔ آپ نے سرحد اور بلوچستان کی نازک صورت حال سے عوام کو آگاہ کیا۔ آپ نے کہا۔ اس وقت ہمارے ملک کو سیاسی استحکام حاصل نہیں۔ بلوچستان میں عوامی رائے سے بغاوت کرکے وہاں ملٹری ایکشن کیا جا رہا ہے۔ ہم وہاں کے ضمنی انتخاب کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے فیصلے کے علاوہ کوئی فیصلہ تسلیم نہیں کرتے

- سرحد میں دھونس، دباؤ اور لالچ پر مبنی وزارت قائم کرکے جمعیۃ اور نیپ کے ہزاروں کارکنوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے
- سرکاری ملازمین عدم تحفظ کے احساس میں مبتلا ہیں
- اسلامی کانفرنس کا ڈھونگ رچا کر بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا گیا۔

آپ نے کہا کہ اسلامی سربراہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر کو نظرانداز کرکے اندرا گاندھی کی نمائندگی کی گئی اور کشمیر کے پچاس لاکھ مظلوموں کے ساتھ ظالمانہ مذاق کیا گیا

مفتی صاحب کی تقریر رات ۱۱ بجے تک جاری رہی ہزاروں کا مجمع گوش برآواز رہا۔ مفتی صاحب کے پانچ روزہ پنجاب کے طوفانی دورے کی یہ پہلی بڑی کامیابی تھی۔ کیونکہ پیپلز پارٹی کی طرف سے کارکنانِ جمعیۃ کو مسلسل یہ دھمکیاں دی جا رہی تھیں کہ جہلم میں مفتی محمود خطاب نہیں کر سکیں گے اس سے پہلے نمائیاً یکم مارچ کو اصغر خاں کے جلسہ میں ہنگامہ کے بعد غنڈوں کے حوصلے دوچند ہو گئے تھے۔ اور پھر نورانی میاں اس سے ایک روز قبل پنجاب کے دورے کے سلسلے میں جہلم آئے تو اپنی تمام تر مقبولیت کے باوجود وہاں خطاب نہ کر سکے تھے۔ اس اعتبار سے جہلم جمعیۃ کے کارکنوں کی یہ عظیم الشان کامیابی تھی کہ انہوں نے تمام خطرات کو بھانپتے ہوئے فسطائیت کا راستہ روکا اور پیپلز پارٹی کے غنڈوں کے اس زعم کو ختم کرکے رکھ دیا کہ ان کے علاوہ یہاں کوئی جلسہ منعقد نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں جہلم کے صدر نیازِ اصفا کی جمعیۃ سے برہمی پر جو سادہ لوح یہ سوچتے تھے کہ جمعیۃ کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ ان کی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔

۱۱ر مارچ کو گوجرانوالہ کے فیصلز ہوٹل کے وسیع ہال میں لاہور ڈویژن کے جمعیۃ کے کارکنوں کا کنونشن تھا۔ صبح سے ہی ضلع لاہور، شیخوپورہ اور مضافات سے جمعیۃ کے کارکن گوجرانوالہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ تقریباً ۹ بجے تک ہوٹل کا وسیع ہال مہمانوں سے بھر گیا تھا اور برابر کارکن آ رہے تھے۔ یہاں اپنی "عوامی حکومت" کی اس "مہربانی" نے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی لگا رکھی تھی۔ کیونکہ "عوامی جمہوریت" کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا تھا۔ صبح ۹ بجے کنونشن کی پہلی نشست شیخ الحدیث مولانا سرفراز خاں صفدر کی زیر صدارت شروع ہوئی ترجمان اسلام کے ایڈیٹر اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے افتتاحی خطاب میں کنونشن کے انعقاد کی راہ میں حائل مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک میں گھٹن کی فضا ہے۔ ابلاغ عامہ کے تمام ذرائع ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات پر حکومت کا قبضہ ہے۔ اپوزیشن کے پاس صرف اپنی آواز عوام تک پہنچانے کا صرف ایک راستہ ہے کہ جلسے جلوسوں کے ذریعہ براہ راست عوام تک پہنچا جاتا مگر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ ہمیں اپنے کنونشن کے موقع پر چار دیواری کے اندر بھی لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مگر ہم مایوس نہیں۔ ہم اپنی جدوجہد کو بہرطور آگے بڑھائیں گے اور انشاء اللہ ہمیں ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

جناب راشدی کے بعد مولانا محمد یعقوب ربانی نے صوبہ سرحد میں ۹ ماہ کے مختصر عرصہ میں جمعیۃ کی حکومت کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ یاد رہے کہ مولانا یعقوب ربانی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ تحریک بحالیٔ جمہوریت کے دوران لاہور میں گرفتار کئے گئے تھے

آپ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب

نظم وضبط کی پابندی کی تلقین کی۔ اس کے ساتھ اجلاس کی پہلی نشست ایک بجے دن ختم ہوگئی۔

اجلاس دوسری نشست بعد دوپہر ۲ بجے جانشین شیخ التفسیر امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب حضرت مولنا عبیداللہ انور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ شاعر حریت سید امین گیلانی نے اپنے تازہ کلام سے کارکنوں کو محظوظ کیا۔ مولانا عبیداللہ انور، مولانا زاہدالراشدی مدیر ہفت روزہ ترجمان اسلام اور قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ کے خطاب کے بعد قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب نے نہایت تفصیل کے ساتھ جماعتی امور کی وضاحت کی۔

مفتی محمود مدظلہ نے کہا کہ اس وقت ملک کے سیاسی معاملات، معاشی حالات اور معاشرتی مسائل سنگین صورت اختیار کر چکے ہیں۔ جمعیۃ کے کارکنوں کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہیئے۔ آپ نے جمعیۃ کے ان کارکنوں کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ جنہوں نے پنجاب میں تحریک۔ بحالیٔ جمہوریت کے دوران خود کو گرفتاریوں کے لئے پیش کیا تھا۔ آپ نے کہا کہ جمعیۃ اب ایک فعال سیاسی جماعت کا روپ اختیار کر چکی ہے اور اسے مستقبل کی سیاست سے الگ نہیں رکھا جاسکتا۔ مفتی صاحب نے اسی روز گوجرانوالہ بار ایسوسی ایشن میں وکلاء سے خطاب کے دوران وکلاء سے کہا کہ وہ ملک میں قانون کی حکمرانی بحال کرانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔

۱۲ر مارچ کو قائد جمعیۃ نے سرگودھا جاتے ہوئے حافظ آباد میں متحدہ جمہوری محاذ اور جمعیۃ کے کارکنوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ اسی روز بعد دوپہر سرگودھا ڈویژن کا تربیتی کنونشن جناح ہال کمپنی باغ سرگودھا میں شروع ہوا۔ کنونشن کی یہ نشست ۲ بجے سے مغرب تک جاری رہی۔ اس میں مولانا عبدالعلیم جالندھری امیر جمعیۃ علماء اسلام لائلپور شہر مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی جنرل سیکرٹری پنجاب جمعیۃ میرزا جانباز، مولانا عبدالرحیم نعمانی وغیرہ کے خطاب کے علاوہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبیداللہ درخواستی نے خطاب کیا اور آپ کی پرسوز دعا کے ساتھ مغرب کے وقت کنونشن کی پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ کنونشن کی دوسری نشست عشاء کی نماز کے بعد مولانا سعید احمد رائے پوری کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ شاعر جمعیۃ سید امین گیلانی کی ولولہ انگیز نظم کے بعد مولانا محمد رمضان میانوالی نے جمعیۃ کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد قائد جمعیۃ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود نے طویل تقریر کی مفتی صاحب کی اس تقریر میں شعلے بھی تھے، شبنم بھی تھی جذبہ بھی تھا، درد بھی۔ خلوص بھی تھا اور کارکنوں کے لئے درس عبرت بھی، ٹھوس حقائق اور شواہد بھی تھے اور خدشات بھی۔ ذیل میں مفتی صاحب کی تقریر کے چند نوٹ دیئے جارہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کسی ہنگامے یا حادثے کی پیداوار نہیں، بلکہ یہ اسلامی انقلاب کی ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کی کڑیاں حضرت شاہ ولی اللہؒ سے ملتی ہیں۔۔ یہ ہمیشہ سے باطل قوتوں کے خلاف برسرپیکار رہی ہے۔ اور آج بھی ظلم واستبداد کے خلاف برسرپیکار ہے۔

جمعیۃ ملک کی سیاسی معاشی اور معاشرتی حالات کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے اور برائی کے سرچشموں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے اول دن سے جہاد کرتی چلی آئی ہے۔ آپ نے زور دے کر کہا کہ جس وقت تک برائی کے سرچشموں، سینماؤں، شراب، قماربازی، فحاشی اور عریانی کو قانوناً اور حکماً ختم نہیں کیا جاتا، قوم کی اخلاقی معاشی اور سماجی حالت نہیں سدھر سکتی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ ہمارے بعض "بزرگ" سیاسی جدوجہد سے ناآشنا ہیں اور اسے اسلام سے لاتعلق سمجھتے ہیں۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ غیر اسلامی نظام کے خاتمے، معاشرے کو سدھارنے اور ظلم واستحصال کے ہاتھ روکنے کے لئے سیاسی قوت ضروری ہے اور اس کے حصول کے لئے جدوجہد "جہاد" ہے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ صوبہ سرحد میں ہمیں ایک مختصر عرصہ کے لئے بے پناہ رکاوٹوں اور مشکلات کے ساتھ اقتدار ملا۔ ہم نے اللہ کی نصرت اور تائید سے شراب پر پابندی لگائی۔ اردو کو سرکاری زبان کے طور پر نافذ کیا۔ سرکاری لباس تبدیل کر کے انگریزی تہذیب کو دیس نکالا دیا۔ قمار بازی کا خاتمہ کیا۔ تقاوی قرضوں پر سود ختم کیا۔ احترام رمضان کا قانون بنایا اور صوبائی قوانین کو بتدریج اسلامی اصولوں کی روشنی میں ڈھالنے کے لئے اسلامی قوانین کے نفاذ کا بورڈ مقرر کیا۔

آپ نے کہا کہ مستقل آئین پر اگر خلوص نیت سے عمل کیا جائے۔ اس سے کسی حد تک اسلام کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔ مگر یہاں پر آئین کے نفاذ کے ساتھ ہی بنیادی حقوق کی دفعات کو معطل کر دیا گیا ہے۔ بلوچستان اور سرحد میں اقلیتی حکومتیں قائم کر کے آئین کی مٹی پلید کی جارہی ہے

مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ہمیں ظلم کے سامنے جھکنے کو کہا جاتا ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری روایات زندہ اور ہمارا ماضی درخشندہ ہے۔ ہمارے اسلاف نے کبھی بھی حق کا پرچم ظلم کے سامنے سرنگوں نہیں ہونے دیا۔

آپ نے کہا۔ وہ لوگ جو ظلم کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کر سکتے، اپنی عزتوں کے تحفظ کے لئے ظالموں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ناموں کے ساتھ ان لوگوں کی نسبت نہ لگائیں جنہوں نے ہمیشہ حق وصداقت اور انصاف کے بلند پایہ اصولوں کے لئے جدوجہد کی۔

مفتی صاحب نے کہا کہ آپ خود اندازہ لگائیں کہ جو شخص اپنے سترہ سالہ سیاسی رفیق کے نظریات سے آگاہ نہیں ہو سکتا وہ کس طرح سیاست کے رموز کو سمجھ سکتا ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے پاکستانی ہونے کے لئے کسی سے سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں۔ میں نے ہمیشہ وطن کی سالمیت اور بقاء کو اپنی جان پر مقدم سمجھا ہے۔

آپ نے آخر میں جمعیۃ کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ کبھی بھی آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔ اور ان شاء اللہ آخری فتح اصولوں کی حق وانصاف کی ہوگی۔

حسب پروگرام ۱۳ر مارچ کو کوٹ ادو ضلع ملتان میں ملتان ڈویژن کا علاقائی تربیتی کنونشن اور جلسہ عام منعقد ہوا۔ حضرت درخواستی اور قائد جمعیۃ کے علاوہ جناب قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ۔ مولانا سید نیاز احمد گیلانی مولانا عبدالقادر قاسمی مولانا مفتی عبداللہ اور دیگر علماء نے خطاب فرمایا۔ یہی وہ منحوس ترین دن تھا۔ جب بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور بلوچستان کے نوجوان قائد عالم دین مولانا شمس الدینؒ کو کسی شقی القلب نے شہید کیا تھا حضرت درخواستی نے جمعیۃ کے اس شیر دل راہنما کی المناک شہادت پر جذبات میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی اور مفتی صاحب نے تحمل وبردباری کا دامن یہاں بھی تھامے رکھا۔

۱۴ر مارچ کو بہاولپور ڈویژن کا کنونشن اور جلسہ عام گلزار صادق بہاولپور میں منعقد ہوا۔ حضرت سید شمس الدین شہیدؒ کی شہادت کی کرب انگیز خبر کی وجہ سے اگرچہ کارکنوں کے جذبات میں شدت اور جوش ولولہ دوچند ہوگیا تھا اور وہ بار بار ظالمو جواب دو، خون کا حساب دو کے نعرے لگا رہے تھے۔ مگر قائد جمعیۃ نے یہاں بھی صبر وتحمل کا وہ مظاہرہ کیا جو آپ کی ایک امتیازی شان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس قسم کے جذباتی نعرے نہ لگاؤ ان شاء اللہ مولانا سید شمس الدینؒ کا خون رائیگاں نہیں جائیگا وہ ضرور تاریخ کو نیا موڑ دے گا۔

مگر آپ نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اس نے اس وقت بلوچستان میں جو صورت حال پیدا کر رکھی ہے۔ وہ بالکل مشرقی پاکستان جیسی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس کے نتائج نہایت بھیانک ہوں گے۔

مفتی صاحب نے اسی روز بہاولپور بار ایسوسی ایشن سے بھی خطاب کیا۔

ان کنونشنوں میں مرکزی قائدین پر اعتماد کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں جمہوری حکومت کی بحالی، سیاسی جبر کے خاتمہ، فوج واپس بلانے اور ملک بھر میں سیاسی عمل بحال کرنے اور اپوزیشن کو اپنی بات آزادی کے ساتھ عوام تک پہنچانے کا موقع دینے کے مطالبات کئے گئے۔

مولانا محمد سعدی سے احباب تعاون کریں

کراچی (نمائندہ خصوصی) ضلعی دفتر ترجمان اسلام کراچی شہر کی جانب سے جاری ہونے والے ایک اعلامیہ کے مطابق مولانا محمد سعدی صاحب ناظم دفتر جمعیۃ کراچی شہر کو کراچی اور مضافات میں ترجمان اسلام کے لئے خریدار بنانے پر مامور کر دیا گیا ہے۔ احباب ان سے ہر طرح تعاون کریں۔ کراچی کے کسی بھی حصہ میں پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر ٹیلیفون نمبر ۲۲۷۲۹۴ پر رجوع کریں۔

مکتوب مکہ مکرمہ

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی

مہدی پاگل خانے میں

جب سعودی مملکت میں قادیانی ممنوع ہیں تو حکومت پاکستان انہیں کیوں بھیجتی ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر عزیز زاہد الراشدی صاحب! وفقک اللہ الزیارۃ الحرمین الشریفین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف!

راقم الحروف نے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ایک پروگرام تو خصوصی شروع کر دیا تھا وہ تھا ردِ قادیانیت کے سلسلہ میں ان قراء صاحبان کو تیاری کرانا جو افریقی ممالک میں سعودی حکومت کی طرف سے بطور مدرس جا رہے ہیں دوسرا پروگرام عمومی تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک حرم شریف میں مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت کے متعلق پاکستانی اور ہندوستانی مسلمانوں میں عام تقریر۔ الحمدللہ دونوں سلسلے بہت کامیاب ہیں۔ لوگ بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ رات کو کئی ہزاروں کا مجمع ہوتا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت پر اس شرح و بسط سے یہاں پر کبھی تقریریں ہوئی بھی نہیں ہیں۔ راقم نے عوام کو بتایا کہ مرزائی چونکہ کافر مرتد ہیں۔ اس لئے سعودی حکومت میں ان کا داخلہ شرعاً حرام اور قانوناً ممنوع ہے۔ چنانچہ ہم کتنے قادیانی یہاں سے نکلوا چکے ہیں اور ہر سال کتنوں کو نکلوایا جاتا ہے لیکن یہ لوگ خفیہ طریق سے آ جاتے ہیں۔ آپ میں سے اگر کسی کے علم میں یہاں کوئی قادیانی موجود ہو تو آپ مجھے فوری اطلاع دیں تاکہ اس کا بندوبست کیا جائے۔ بہت لوگوں نے بتایا کہ یہاں پر کئی ایک آئے تھے۔ حج کرنے کے بعد جہاز تبدیل کرا کر فوراً چلے گئے ہیں۔

ہم لوگوں کو تو معلوم نہ تھا کہ ان کا داخلہ یہاں پر ممنوع ہے آئندہ ہم اس کا خیال رکھیں گے۔ اسی دوران آپ کے ضلع کا نوجوان مسمی محمد سلیم ملا۔ اس نے اطلاع دی، ایک قادیانی ہمارے معلم کے پاس ہے۔ آپ اس کا انتظام کیجئے۔ راقم نے کہا کہ آپ صبح اس کے مکمل کوائف حاصل کریں اور اپنے ساتھ مزید دو تین گواہ بھی بنا لیں، دوسرے تیسرے روز وہ مکمل کوائف حاصل کر کے معہ گواہان غلام محمد، محمد بشیر، صوبیدار باغ علی وغیرہ مجھے ملے۔ اور انہوں نے بتایا کہ ہم نے دو تین دن پوری کوشش کی۔ لیکن وہ مرزا قادیانی کو کافر نہیں کہتا اور کہتا ہے کہ اگر میری گردن بھی اتار دی گئی تو میں مرزا کو کافر نہیں کہوں گا۔ راقم نے فوراً اس کا نام لکھ کر برادرم مولانا محمد مکی صاحب کی تصدیق سے شیخ عبداللہ بن حمید رئیس العام لاشراف الدینیۃ للمملکۃ العربیۃ السعودیۃ کو دے دیا۔ شیخ صاحب نے فوراً ہی اسی روز جلالۃ الملک جناب شاہ فیصل کو لکھ دیا کہ یہ قادیانی ہے۔ اس کے متعلق کارروائی کی جائے۔ اس کی نقل امیر مکہ کو بھی بھیج دی۔ اس کی اطلاع جوں ہی اس کے معلم ہاشم کتبی صاحب کو پہنچی۔ اس نے فوراً گواہان محمد سلیم و غلام محمد اور ایجنٹ حاجی عطاء اللہ کو ہمراہ لیکر حرم شریف سے قادیانی جو کہ آپ کے ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیر آباد موضع ٹھلن کے کا باشندہ ہے مسمی محمد دین ولد اللہ دتہ قادیانی کو بلا کر اپنی کار پر بیٹھ کر شرطۃ النجدۃ (ایمرجنسی پولیس) کے پاس لے گیا۔ انہوں نے ضابطہ کی کارروائی کر کے شرطۃ قرارہ (کوتوالی) میں بھیج دیا پولیس نے جب اس کا ابتدائی بیان لیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تو احمدی مسلمان ہوں۔ کلمہ پڑھتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں اور تمام مسلمان احمدی ہیں۔ پولیس نے یہ سمجھ کر کہ یہ تو مسلمان ہے اس کی ہتھکڑی کھول دی معلم صاحب جو کہ بہت دیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور اچھے خاصے دینی معلومات بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ یہ تو قادیانی ہے۔ اور غلام احمد قادیانی کی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ لوگ کافر ہیں۔ انسپکٹر پولیس اور تھانیدار صاحب نے کبھی قادیانی سنا نہیں تھا۔ انہوں نے کہا۔ "ایش قادیانی" کہ قادیانی کیا ہوتا ہے۔ آپ کسی عالم کو لائیے جو ہمیں سمجھائے۔ محمد سلیم وغیرہ دوڑے دوڑے میرے پاس آئے کہ شکار پکڑا ہوا ہاتھوں سے جا رہا ہے۔ چنانچہ عشاء کی نماز پڑھ کر راقم نے مرزا قادیانی کی کتابیں "حقیقت الوحی" اور "آئینہ کمالات اسلام" ہمراہ لیں اور ان کے ساتھ کوتوالی چلا گیا۔ محمد دین مذکور تو حوالات کے سپرد تھا۔ راقم نے پہلے ان کو قادیانی کا مختصر تعارف کرایا اور پھر ان کی کتابوں کا مطالعہ کرایا۔ جب وہ تفصیلات خوب سمجھ گئے اور انہوں نے کتابوں کو دیکھ کر عین الیقین کر لیا تو انہوں نے قادیانی مذکور کو بلایا۔ اس سے پہلے گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ چنانچہ اس سے متعدد سوالات کئے گئے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ آسمانوں پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب وہی نازل ہوں گے۔ یا وہ فوت ہو چکے ہیں تو اس نے صاف اقرار کیا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ پھر اس سے سوال کیا گیا کہ غلام احمد قادیانی کو کیا مانتے ہو تو اس نے کہا کہ امام مہدی اور مسیح موعود۔ ہم نے کہا کہ یہ تو دونوں عقیدے کفریہ ہیں۔ اب تک تو مرزا قادیانی کو کافر نہیں کہتا اور عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ نہیں مانے گا، تیرا چھٹکارا نہیں ہوگا اور تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ میں مرزا صاحب کو اپنی زبان سے کافر نہیں کہوں گا اگرچہ میری گردن بھی کاٹ دی جائے۔ اگر وہ کافر ہے تو میں بھی کافر ہوں۔

اب ایک طرف تو اس کی جہالت کی وجہ سے اس پر رحم آ رہا تھا کیونکہ وہ بالکل امی اور جاہل تھا۔ دوسری طرف اس کی پختگی پر تعجب ہو رہا تھا کہ کفر پر کس قدر پختہ ہے چنانچہ اچھی طرح سمجھانے کے بعد اس کا بیان اسی طرح قلمبند کر لیا گیا۔ عربی ٹائم کے مطابق رات کے ساڑھے سات بج گئے۔ تقریباً ہمارے ہاں کا دو بجے کا ٹائم۔ محمد دین صاحب کو تو حوالات بھیج دیا گیا اور معلم کو مع راقم وہاں پابند کر لیا گیا کہ آپ بھی عربی ٹائم کے مطابق ۳ بجے کوتوالی آ جائیں وہاں سے پھر اکٹھے محکمۃ الکبریٰ یعنی ہائیکورٹ جائیں گے۔

وہاں سے خوشی خوشی لوٹے تو ایک گھنٹہ آرام کیا ہوگا کہ تہجد کی اذان ہو گئی۔ یہ واقعہ ۸ صفر مطابق ۲ مارچ کا ہے۔ دوسرے روز ۹ صفر کو جب تین بجے کے قریب تھانہ پہنچے اور محمد دین کو بلایا گیا تو اب محمد دین تبدیل ہو چکا تھا۔ ہاتھ جوڑتا اور معافی مانگتا کہ رات کے بیان سے رجوع کرتا ہوں۔ میں عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانتا ہوں۔ مرزا قادیانی اور اس کے تمام ماننے والوں کو کافر کہتا ہوں۔ رات مجھے بخار تھا۔ اور بخار کی وجہ سے میرے حواس قائم نہیں تھے۔ اب میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ مجھے معافی دیکر دیں۔ میں اپنے مرزائی ہونے کی اصل وجہ بتاتا ہوں۔ تھانیدار نے کہا۔ اب جو بات کرنی ہوگی ہائیکورٹ میں کرنا، ہم نے اپنی کارروائی مکمل کر لی ہے۔ اب پہلے رات کے بیان کی تصدیق کرنا۔ بعد میں اپنا رجوع کا بیان دینا۔ چنانچہ وہاں سے ہم ظہر کی نماز سے قبل ہائیکورٹ پہنچ گئے۔ مسل مختلف مراحل طے کرتے ہوئے عبدالملک بن دھیش جو کہ ہائیکورٹ کے سینئر جج ہیں اور اب دو روز ہوئے کہ وہ چیف جسٹس ہو گئے ہیں کے پیش ہو گئے۔ راقم وہاں بھی ان کے درمیان ترجمان تھا۔ جج صاحب کو قادیانی کے متعلق بڑے خاصے معلومات تھے۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے دعاوی کے مختلف مراحل سن وار انہیں یاد تھے۔ پہلے تو رات والا بیان اس سے تصدیق کرایا گیا۔ اس نے تمام بیان کی تصدیق کی۔ اب کہنے لگا کہ میں رات کے بیان سے رجوع کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ میں اب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ مانتا ہوں اور مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر کہتا ہوں۔ جج صاحب نے کہا کہ اب پولیس کے خوف سے کہتے ہو یا کسی اور وجہ سے۔ وہ کلمہ شریف پڑھ کر کہنے لگا کہ میں دل سے کہہ رہا ہوں اور اپنے مرزائی ہونے کی کہانی بتائی کہ میرا لڑکا پانچ چھ برس کا تھا کہ اسے مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ میں نے بہت علاج معالجہ کرایا۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر میرے گاؤں کے چند مرزائیوں نے کہا کہ آپ اسے ربوہ لے جائیں، بہت بڑا ہسپتال ہے۔ مفت علاج ہوگا۔ چنانچہ میں اسے ہسپتال لیکر چلا گیا۔

کچھ دنوں کے بعد ڈاکٹروں نے تبلیغ شروع کردی۔ میں نے ابتداء میں مجبوری کی وجہ سے مرزائیت قبول کی۔ پھر تقریباً کچھ سال وہاں علاج کرتا رہا۔ آخر وہ جانبر نہ ہوسکا اور فوت ہوگیا۔ لیکن میں مرزائیت قبول کرچکا تھا اور لوگوں کی مخالفت بھی برداشت کرچکا تھا۔ چنانچہ میں اسی دین پہ قائم ہوگیا میں ان پڑھ دیہاتی آدمی ہوں۔ بکریاں چرایا کرتا ہوں۔ مجھے ان کے مذہب کے متعلق زیادہ معلومات نہیں ہیں بس دو تین باتیں ہی سیکھی ہیں۔ میں ان کو پندرہ بیس روپے سالانہ چندہ بھی بھیج دیا کرتا تھا۔ چنانچہ جج صاحب کی ہدایت پر اس کا یہ بیان مجسٹریٹ کے سامنے قلمبند ہوگیا۔ جج صاحب نے دوسرے روز طلب کیا کہ چیف جسٹس صاحب کے روبرو پیش ہونا ہے۔ چنانچہ محمد دین مذکور کو پھر حوالات کے سپرد کردیا گیا۔ دوسرے روز جب ہم گئے تو سرکاری ترجمان کو تلاش کرتے ہوئے دیر ہوگئی۔ چیف صاحب جا چکے تھے تیسرے روز پھر طلب کیا گیا۔ یعنی ۱۱ صفر مطابق ۵ مارچ کو جب پیش ہوئے تو چیف صاحب نے کیس اسی جج کے سپرد کردیا۔ چنانچہ انہوں نے ازسرنو تحقیقات کی اور بہت جرح کی۔ انہوں نے ظاہری طور پر توبہ قبول کرلی۔ لیکن وہ مطمئن نہیں ہوئے کہ یہ تقیۃً توبہ کررہا ہے۔ ایک رات قبل تک وہ کہتا ہے کہ میری گردن بھی اتار لیں تو کافر نہیں کہوں گا۔ لیکن صبح کو یک لخت تبدیل ہوجاتا ہے۔ یہ محض بچاؤ کررہا ہے۔ جج صاحب نے فیصلہ دیا کہ اسے جیل بھیج دیا جائے تاکہ مزید تحقیق کرلیا جائے۔ اگر اس نے توبہ نہ کی تو چونکہ شرعاً وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ اس لئے اس کی گردن اتار لی جائے گی۔ ورنہ تو اسے وہیں جیل سے سفر کراویا جائے گا۔ جج صاحب نے فیصلہ کرکے کیس گورنر مکہ مکرمہ کو بھیج دیا ہے۔ محمد دین صاحب جیل میں ہیں۔ آج پانچ روز ہوچکے ہیں۔ ابھی تک کوئی خبر معلوم نہیں ہے۔ گورنر کی تصدیق ہوجانے کے بعد ہمیں باقاعدہ اس فیصلہ کی مصدقہ نقول مل جائیں گی، ملنے پر وہ ارسال کردی جائیں گی۔

مرزائی کی گرفتاری کی خبر پورے مکہ مکرمہ میں مشہور ہوچکی ہے۔ تمام لوگ خوشی اور مسرت سے اچھل رہے ہیں ہر ایک کی زبان پر ہے۔ اگر ایک قادیانی قتل ہوجائے تو پھر افغانستان کی طرح سعودی عرب میں بھی کوئی قادیانی داخل ہونے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس بات سے بھی عام تعجب کیا جاتا ہے۔ اور اکثر غیر ملکی اعتراض کرتے ہیں کہ جب قادیانی سعودی مملکت میں ممنوع ہیں تو حکومت پاکستان ان کو کیوں بھیجتی ہے؟ اب ایک اور گروپ کی اطلاع ہوئی ہے۔ اس کی اطلاع کردی ہے کارروائی شروع ہوچکی ہے۔ عنقریب یہ دوسری خوشخبری بھی آپ کو بھیجی جائے گی۔ ایک تازہ خبر یہ ہے کہ ایک عربی نے کل جمعہ کی نماز کے بعد مقام ابراہیم کے قریب کھڑے ہوکر زوردار تقریر کی اور مہدی کا دعویٰ کردیا۔ بڑا خوش پوشش اور حسین و جمیل نوجوان تھا۔ پولیس گرفتار کرکے اسے لے گئی۔ جب ڈاکٹری معائنہ کرایا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ ریاض کے دماغی امراض کے ہسپتال میں بھیج دیا گیا ہے۔ فقط والسلام۔ منظور احمد عفا اللہ عنہ از مکۃ المکرمہ ۱۴ صفر مطابق ۸ مارچ یوم الجمعہ

حق نواز خلیل

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے

اقتدار کی کرسی پہ قبضہ کے بعد بھٹو صاحب نے اپنے تمام پرانے کارکنوں کو اپنے ساتھ اقتدار کی اس دوڑ میں جوت لیا۔ لیکن جلد ہی یہ کچھ شخصی اور کچھ آئینی وجوہ کی بنا پر یہ شریک کار دور اور الگ ہوتے رہے۔ اور آخر میں رسا صاحب نے یہ مطابقت ترک کرکے بھٹو صاحب کو آگے بڑھنے کا موقع دیدیا۔

سندھ اور پنجاب میں ممتاز بھٹو اور کھر نے کچھ اچھا تاثر نہیں چھوڑا۔ یہ دونوں حضرات جہاں بھٹو کے لئے ذاتی مشکلات پیدا کرتے گئے وہاں غیر قانونی اور غیر اخلاقی برائیاں بھی پیدا کرگئے۔

سندھ میں قتل و غارت کی وارداتیں، کالجوں میں ہنگامے اور پکڑ دھکڑ تو معمولی بات ہے۔ ان باتوں نے جہاں تالپور جیسے پرانے کارکنوں کو کھو دیا، وہاں سرکاری ملازمین کو ذاتی نوکر جیسے روپ کی وجہ سے شاکی کیا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ مشکل بات ممتاز بھٹو کی وہ پوزیشن تھی، جو بڑے بھٹو کے لیئے وجۂ فکر و تردد تھی۔ اس لئے کہ سندھ جو بھٹو وزیر اعظم کا صوبہ ہے وہاں کسی اور کی اتنی پوزیشن کہ بھٹو کی اپنی پوزیشن پس پردہ چلی جائے۔ یا بھٹو صاحب کو "اپنا آپ" صوبہ پر حاوی کرنے کے لئے تگ و دو کرنا پڑے۔ سیاسی طور پر کسی لحاظ سے بھی موزوں اور اچھا نہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر ممتاز بھٹو کو علیحدہ کیا گیا۔ اب جتوئی صاحب وزیر اعلےٰ ہیں۔ اگر وہ دس سال بھی سندھ میں رہیں۔ بھٹو صاحب کے لئے "مسئلہ" نہیں بنیں گے۔

پنجاب میں بے پناہ قانون شکنیاں، غنڈہ گردی اور غیر اخلاقی اور غیر شریفانہ رویہ کی وجہ سے مسٹر کھر برائی، ظلم اور بد اخلاقی کا ایک "سمبل" بن چکے تھے۔

طلباء پر بے پناہ ظلم کے علاوہ جو بد اخلاقیاں روا رکھی گئیں سن کر روح کانپ اٹھتی ہے۔ کیا اس دور میں جسے شائستہ دور کہا جاتا ہے۔ ایک انسان اور پھر مسلمان سے یہ توقع ہوسکتی ہے۔ جو ظلم کے علاوہ اتنی روح فرسا اور شرمناک بد اخلاقی کا مرتکب ہوگا۔ طلباء بیچارے تو کیا اس ذات شریف نے اپوزیشن لیڈروں کو بھی اس بدتمیزی سے معاف نہیں رکھا۔

جماعت اسلامی کے میاں طفیل کبھی ملتان جیل میں تھے۔ کھر صاحب نے وہاں طفیل صاحب کے ساتھ جس بدتمیزی کا مظاہرہ کرنے کا حکم دیا اس کو ہم صرف انا للہ و انا الیہ راجعون ہی پڑھ سکتے ہیں۔ الحمد للہ میاں صاحب اس بد اخلاقی سے محفوظ رہے۔ اور خدائے کریم اس شخص پر اپنا فضل کرے۔ جس نے اس حکم کو ماننے سے انکار کردیا تھا۔ یہ ایک مثال ہے۔ انسان بحیثیت انسان کچھ نہ کچھ ضمیر رکھتا ہے۔ اور مسلمان کا مقام اللہ اکبر کتنا اونچا ہے۔ لیکن کھر نے جو زیادتیاں کیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

پنجاب میں بھی کھر بھٹو صاحب کے لئے مسئلہ بنتے جارہے تھے۔ بھٹو صاحب پنجاب میں اپاہج کس طرح بن بیٹھے کہ ہر بات کے لئے کھر کے محتاج ہوتے اور پھر کھر نے پنجاب میں پیپلز پارٹی کے بازوؤں کو کاٹنے کا عزم ظاہر کیا تھا۔

نہ جانے کتنے مظلوموں کی دعائیں شرف قبولیت پاگئیں اور کتنے افراد کی عرضداشت اس بت ظالم کو پاش پاش کرگئیں۔ کھر نے تحریک مزاحمت شروع کردی ہے۔ ان کی الوداعی تقریر بے بسی اور بیچارگی کا بین ثبوت ہے۔ ہرچند کہ بھٹو صاحب نے انہیں مشیر وزیر کی پیشکش کردی ہے۔ لیکن ہم یہ کہیں گے کہ وہ اب بے آواز لاٹھی کی زد میں آگئے ہیں

پنجاب میں اس تبدیلی پر ہم نے سوچا، بھٹو صاحب اعتدال کی طرف جارہے ہیں۔ لیکن وائے افسوس بلوچستان میں مولانا شمس الدین کی شہادت نے ہماری روح تڑپا کر رکھ دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہمیں ایک ناقابل صدمہ اس سے پہنچا۔ صرف اس لئے نہیں کہ مرحوم جمعیۃ العلماء اسلام بلوچستان کے صدر تھے اور اس لئے بھی نہیں کہ مرحوم بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر تھے اور اس لئے بھی نہیں وہ ایک نوجوان تھے۔ ہمیں اس لئے بھی دکھ ہے کہ اس پرجوش نوجوان نے تحریف قرآن کا سن کر اپنے آپ کو ہر قربانی کے لئے پیش کیا اور غیور مسلمانوں کی آواز سے ظالموں کے ایوانوں کو متزلزل کیا۔ خدا اس پر رحم کرے۔ اس نے پوری امت کی نمائندگی کی۔

پاکستان کے سب سے بڑے جمہوریت پرست "بھٹو صاحب" کافی عرصہ سے ملک میں "ون پارٹی گورنمنٹ" کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ قدرت کی یہ بڑی ستم ظریفی ہے کہ سرحد اور بلوچستان میں لوگوں نے ان کی روٹی، کپڑا اور مکان کی دکان پر توجہ نہیں دی۔ جس نے انہیں ان دونوں صوبوں میں طاقت کو توازن میں رکھنے کے لیئے سوشلزم کی مشہور تحریک "غداری" کی چھاپ لوگوں پر لگانا ضروری ٹھہرا سوشلزم اپنی فطرت میں ایک فسطائی نظام ہے اور یہ سوشلسٹ جب اقتدار میں ہوتے ہیں تو اپنے مخالفین پر غداری اور ملک دشمنی کا الزام لگا کر ان کو ختم کرتے رہتے ہیں۔ بھٹو نے ان دونوں صوبوں میں خصوصی طور پر یہ حربے استعمال کرنے شروع کر رکھے ہیں۔ ہرچند کہ پنجاب اور سندھ میں کچھ کم خون ناحق نہیں ہوا۔

لیکن بلوچستان میں جہاں نیپ اور جمعیۃ علماء اسلام کو واضح اکثریت حاصل ہے۔ بھٹو صاحب نے نیپ کی دو

(باقی ص پر)

جدید انتخابات

وقت کا اہم تقاضا

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے ایک اجلاس سے خطاب فرمایا اور مولانا شمس الدینؒ کی المناک شہادت نیز ملکی حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی، رپورٹ پیش خدمت ہے۔ (شیخ محمد یعقوب)

جناب صدر! برادرانِ ملت، بزرگو، دوستو اور جمعیۃ علماء اسلام کے رفیقو!!

آج ساتھیوں نے آپ کو یہاں آنے کی دعوت دی یہ اجتماع عام نہیں بلکہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ وہ ہمارے ایک بہت عزیز اور قیمتی سرمایہ جو ہمارے لئے بہت محترم تھا، اس کی شہادت پر رنج و غم کا اظہار کریں اور ان کے لئے ترقی درجات اور مغفرت کی دعا کریں۔

جہاں تک شہید اسلام حضرت مولانا شمس الدینؒ کے قتل کی بات ہے، کوئی شبہ نہیں کہ یہ ایک سیاسی قتل ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی کسی کے ساتھ کوئی عداوت نہیں تھی۔ ہمارے یہاں ایک شخص کو اس وقت قتل کیا جاتا ہے جب وہ کسی آدمی کا قاتل ہو اور قتل کے ... یا پھر اغوا کے سلسلے میں ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ انہوں نے نہ کسی کو قتل کیا نہ اغوا۔ وہ نہ چور تھے نہ کوئی ڈاکو اور نہ کوئی خوفناک شخصیت۔ ایک شریف آدمی تھا۔ قبائلی دشمنی میں بھی کبھی ملوث نہیں ہوا تھا بعض دفعہ ایک راہزن کسی کے مال کو سامنے رکھ کر بھی قتل کر دیتا ہے۔ ایسا بھی نہیں اس لئے کہ قاتل نے اس کی کوئی چیز چھینی نہیں۔ اس کے ہاتھ پر رولیکس کی گھڑی تھی جو اتفاق سے میں نے اس کو دی تھی، دو پستول تھے وہ بھی اس نے نہیں اٹھائے۔ جیب میں جو کچھ نقدی تھی وہ بھی محفوظ تھی۔

معلوم ہوا کہ ڈاکہ ڈالنے کی نیت سے یا مال حاصل کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ سیاسی قتل کے طور پر ایسا کیا گیا ہے۔

میرے محترم دوستو! صورت حال یہ تھی کہ اس موٹر پر باہر سے کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اس موٹر میں کوئی گولی کا نشان نہیں۔ باہر سے حملہ ہوتا تو موٹر پر نشان ہوتا۔ یہ بات یقینی ہے کہ باہر سے نہیں بلکہ اندر سے کسی شخص نے حملہ کیا گولیاں اس قدر قریب سے چلائی گئیں کہ اس کی جلن بگڑی اور بالوں پر ظاہر تھی۔

کسی آدمی نے دوست بن کر اعتماد میں لے کر مولانا کو شہید کیا ہے۔ کسی دوست نما دشمن کا کام ہے۔ ایسا دوست دشمن کی ... بھی قتل نہیں کر سکتا۔ اگر دشمن ہو تو پھر دوستی اور اعتماد نہیں ہوتا۔ ... لوگوں نے دیکھا کہ مولانا خود موٹر چلا رہے تھے۔

جو شخص کوئٹہ سے سوار ہوا۔ اس کے متعلق تمام معلومات ہو چکی ہیں۔ چند ماہ پہلے بھی اس نے قتل کیا تھا۔ اس کا بھتیجا اور بھائی جیل میں ہیں۔ اور یہ خود مفرور تھا۔ یہ شخص مولانا کی بستی کا ہی رہنے والا تھا اس لئے مولانا نے اس کو سفر میں ساتھ کر لیا۔ اس کا نام سب جانتے ہیں۔ یہ علاقہ میں معروف آدمی ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے اب تک قاتل گم ہے۔ اس کو کسی نے پناہ دی ہوئی ہے۔ انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ مکمل ناکہ بندی کی جا چکی ہے۔ وہ افغانستان بھاگنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

بلوچستان کا فیصلہ

اپریل میں کہا جاتا ہے کہ بلوچستان کی تقدیر کا فیصلہ سنایا جائے گا۔ فیصلہ کیا ہے، کسی کو معلوم نہیں۔ قبل ازیں مشرقی پاکستان میں جو کچھ ہوا۔ ایک ایک بات کو گنتے جایئے اور بلوچستان پر منطبق کرتے جائیں۔ مشرقی پاکستان کے صوبہ میں حکومت بنانے کا حق عوام نے عوامی لیگ کو دیا۔ انہوں نے لوگوں کے فیصلے کو مسترد کر دیا اور اقلیتی گروپ کو حکومت بنانے کا مشورہ دیا۔ بلوچستان میں بھی اقلیتی پارٹی کی حکومت بنی۔ گذشتہ ماہ اسمبلی کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں حکومت کو صرف آٹھ ممبروں کی حمایت حاصل تھی۔ حزب اختلاف کی صرف آٹھ نشستوں پر ممبر بیٹھے تھے۔ گورنر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اکثریت بہرحال حکومت کو حاصل تھی۔۔ مشرقی پاکستان میں بھی اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کرنے کے لئے قومی اسمبلی کی سیٹیں خالی کرا لیں، اور بلامقابلہ اپنے آدمی مقرر کرا لئے۔ اب بلوچستان میں بھی یہی ڈرامہ دہرایا جا رہا ہے۔ کسی کو جیل میں ڈال دیا اور کسی کو قتل کرا دیا۔ وہاں بھی فوجی ایکشن ہوا اور بلوچستان میں بھی فوج مسلط ہے۔ مقابلہ ہے۔ گولیاں چلتی ہیں جو لوگ اس صورت حال پر مطمئن ہیں۔ وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ یہ حالات ملک کے لئے بہت نقصان دہ ہیں۔ اور اس سے ملک کو مزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش نظر آتی ہے۔ ہم ملک کو ٹکڑے کرنے کی اجازت نہیں دینگے۔ پچھلے پاکستان بہت مجروح ہے۔ ہمیں ملکی سالمیت بہت عزیز ہے۔ مگر جو خود غداری کر رہے ہیں وہ غداری کا الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔

کاش کہ تم غداری کی تعریف کر دو، یا جس کو غدار قرار دیتے ہو اس پر مقدمہ چلا کر ثابت کر دو کہ وہ غدار ہے۔ اختلاف بھائیوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ مگر سب گھر کے وفادار ہوتے ہیں۔ کیا کوئی شخص گھر میں بھی غدار ہوتا ہے۔ پاکستان ہم سب کا گھر ہے۔ یہاں کوئی غدار نہیں میجر جنرل اکبر خاں کو عدالت نے سزا دی تھی اسے وزیر بنایا گیا اور اب سفیر ہے۔

بزنجو کو غدار کہتے رہے پھر گورنر بنا دیا بنگال کے عوام کا منتخب نمائندہ ہے وہ غدار کس طرح ہے؟ لندن پلان کا ہیرو بگٹی یہاں آیا تو گورنر بنا دیا گیا۔ اب گورنری سے الگ ہوا تو پھر اسے غدار کہا جاتا ہے۔ بلوچستان میں جو انتخاب ہوتے ہیں یا ہوں گے۔ ہم ان کے نتائج کو تسلیم نہیں کریں گے۔ ان انتخابات میں شدید دھاندلیاں ہوئیں اور کھلم کھلا قواعد کے خلاف کیا گیا۔ ہم اس انتخاب کو مانیں گے جو ۱۹۷۰ء میں ہوا تھا۔

جدید انتخابات ضرور ہونے چاہئیں۔ پاکستان کے چیف جسٹس کو اقتدار سپرد کیا جائے تاکہ انتخابات غیر جانبدارانہ ہوں۔ موجودہ حکومت کی زیر نگرانی غیر جانبدارانہ انتخاب ممکن نہیں۔ موجودہ صورت حال کا تقاضا ہے کہ نئے انتخابات کرائے جائیں تاکہ لوگوں کو آزادی سے حکومت کے متعلق رائے دینے کا موقع ملے۔

جلسہ میں مولانا شمس الدین شہیدؒ کے لئے ایصال ثواب اور دعا کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس گذشتہ روز نائب امیر اول حضرت مولانا حکیم نذیر احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی کنونشن لاہور اور صوبائی ناظم عمومی کے مجوزہ دورہ ضلع گوجرانوالہ کے انتظامات کے بارے میں غور و خوض کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ صوبائی ناظم عمومی کی آمد پر تینوں تحصیلوں کے الگ الگ اجلاس بلا کر ان کی موجودگی میں تحصیل وار انتخابات کرائے جائینگے اور اس سلسلہ میں فوری طور پر مولانا زاہد الراشدی تحصیل وزیر آباد، مولانا نذیر احمد تھانہ دار ہنڈو، ڈاکٹر غلام محمد تحصیل گوجرانوالہ اور مولانا محمد الطاف و صوفی حسین احمد تحصیل حافظ آباد کا دورہ کریں گے۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا سید شمس الدینؒ کی شہادت کو سیاسی قتل قرار دیتے ہوئے حکومت سے اس کے محرکات کو منظر عام پر لانے اور سازشیوں کو کڑی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسری قرارداد میں بلوچستان سے فوج واپس بلانے، منتخب ارکان کے خلاف مقدمات واپس لینے، ضمنی انتخابات کو کالعدم قرار دینے اور مینگل سرکار کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

مولانا سید شمس الدین شہید رح کی یاد میں

حضرت مولانا سید شمس الدین شہید رح کی المناک شہادت پر ملک سے راہنماؤں، کارکنوں اور جماعتی شاخوں کے بے شمار تعزیتی بیانات، قراردادیں اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اگر ان بیانات اور قراردادوں کو انتہائی اختصار کے ساتھ بھی شائع کیا جائے تو کم از کم دو شماروں میں کسی اور مضمون کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اس لئے ہم صرف ان شاخوں اور حضرات کے نام شائع کر رہے ہیں جنہوں نے اس موقع پر تعزیتی اجلاس اور قرآن خوانی کی محافل منعقد کیں اور خطوط، ٹیلیگرام اور بیانات کے ذریعہ اس المناک سانحہ پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے سیاسی قتل قرار دیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتل کو فی الفور گرفتار کر کے اس سازش کو بے نقاب کیا جائے۔

۱- جمعیۃ علماء اسلام گجرات
۲- جمعیۃ علماء اسلام جہلم
۳- مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات
۴- جمعیۃ حلقہ داری کوٹھ پنوعاقل
۵- جمعیۃ علماء اسلام و مدرسہ مدینۃ العلوم پنوعاقل
۶- تنظیم اہلسنت والجماعت آستانہ
۷- جمعیۃ علماء اسلام و طلباء مالاکنڈ ایجنسی
۸- جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد
۹- جمعیۃ علماء اسلام و متحدہ جمہوری محاذ روجھان ڈیرہ غازیخان
۱۰- جمعیۃ علماء اسلام جلال پور پیروالہ
۱۱- جناب فیاض محمود مدرسہ صادقیہ منچن آباد
۱۲- جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور
۱۳- دار العلوم انوار الاسلام بکرا پیڑی کراچی
۱۴- جناب شیخ عبدالخالق صاحب سالار اعلیٰ جمعیۃ گارڈ ضلع بہاولنگر۔
۱۵- جمعیۃ علماء اسلام ضلع خیرپور
۱۶- ″ ″ ″ لکی مروت
۱۷- ″ ″ ″ گوٹھ مرید سومار ضلع حیدرآباد
۱۸- مولوی اللہ بخش سومرو از عیدو
۱۹- جمعیۃ علماء اسلام عارف والہ
۲۰- ″ ″ ″ ڈھیریاں ٹیکسلا
۲۱- ″ ″ ″ یونٹ ۳ غلام آباد لائل پور
۲۲- متحدہ جمہوری محاذ و جمعیۃ علماء اسلام ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۳- جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر و شہر
۲۴- ″ ″ و مدرسہ تعلیم القرآن کوہاٹ
۲۵- ″ ″ ″ سمندری ضلع لائلپور
۲۶- ″ ″ ″ انڈسٹریل ایریا ہری پور
۲۷- ″ ″ ″ شور کوٹ روڈ
۲۸- ″ ″ ″ کوٹ ادو
۲۹- ″ ″ ″ راولپنڈی شہر
۳۰- ″ ″ ″ کیمبل پور
۳۱- ″ ″ ″ بنوں
۳۲- مدرسہ تفہیم القرآن نواب شاہ

۳۳- جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد
۳۴- ″ ″ ″ لائلپور شہر
۳۵- ″ ″ ″ مالاکنڈ ایجنسی
۳۶- ″ ″ ″ و دینی مدارس جنڈانوالہ
۳۷- ″ ″ ″ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۳۸- ″ ″ ″ بھیرہ ضلع سرگودھا
۳۹- ″ ″ ″ کوٹ عیدو ضلع سکھر
۴۰- مولانا عبدالرحیم و مولانا عبدالحق مدرسہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی۔
۴۱- جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو الہیار
۴۲- ″ ″ ″ ہری پور
۴۳- ″ ″ ″ بالاکوٹ
۴۴- ″ ″ ″ و مدرسہ سراج العلوم نور شاہ عباس
۴۵- جمعیۃ طلباء چترال
۴۶- جمعیۃ علماء اسلام پہاڑپور ڈیرہ اسماعیل خاں
۴۷- مدرسہ تعلیم القرآن تین ہٹی کراچی
۴۸- جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر
۴۹- مدرسہ دار العلوم حسینیہ شہداد پور
۵۰- جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد
۵۱- جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ حنفیہ جہلم
۵۲- خدام اہلسنت جہلم
۵۳- جمعیۃ علماء اسلام شکارپور ضلع سکھر
۵۴- جناب عبدالستار ہمدانی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر۔
۵۵- جمعیۃ علماء اسلام گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد
۵۶- جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ کوٹھ متصل ہالیجی شریف
۵۷- ″ ″ ″ شکر گڑھ
۵۸- مولانا جلال الدین ناظم عمومی جمعیۃ ضلع سرگودھا
۵۹- مولانا عبدالرحیم سندھی پنوعاقل
۶۰- جناب شیخ عزیز الرحمٰن امیر جمعیۃ ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۶۱- جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں
۶۲- ″ ″ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۶۳- جمعیۃ علماء اسلام شجاع آباد
۶۴- قاری محمد اسلم صاحب حقانی راولپنڈی

۶۵- مجلس انسداد فتنہ قادیانیت کوئٹہ
۶۶- جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج مردان
۶۷- جمعیۃ علماء اسلام راجن پور ڈیرہ غازیخاں
۶۸- جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور
۶۹- جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو الہیار
۷۰- جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ
۷۱- مولانا سید عبدالمجید ندیم ڈیرہ غازیخان
۷۲- جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان
۷۳- ″ ″ ″ حلقہ جنوبی امازئی
۷۴- ″ ″ ″ شاہدرہ لاہور
۷۵- ″ ″ ″ تحصیل خانپور
۷۶- ″ ″ ″ گلستان بلوچستان
۷۷- ″ ″ ″ جمیزائی حلقہ عبداللہ بلوچستان
۷۸- ″ ″ ″ منڈی روڈ جڑانوالہ
۷۹- ″ ″ ″ قصور ضلع لاہور
۸۰- مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکدر ضلع سرگودھا
۸۱- طلبہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال
۸۲- جمعیۃ علماء اسلام گندہ کوٹ
۸۳- ″ ″ ″ نفیروالی
۸۴- ″ ″ ″ کلور کوٹ
۸۵- ″ ″ ″ سیالکوٹ
۸۶- جمعیۃ علماء آزاد کشمیر
۸۷- جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ
۸۸- ″ ″ ″ ایبٹ آباد
۸۹- ″ ″ ″ مانسہرہ
۹۰- جناب عبدالشکور انور گجرات
۹۱- جناب الطاف حسین بھٹی ستارہ جر
۹۲- جمعیۃ علماء اسلام نئی انارکلی لاہور
۹۳- ″ ″ ″ ضلع رحیم یار خاں
۹۴- ″ ″ ″ خان پور
۹۵- ″ ″ ″ ٹنڈو آدم
۹۶- مرکزی جامع مسجد حق آباد کوئٹہ
۹۷- جمعیۃ خدام الاسلام حیدرآباد
۹۸- انجمن خدام الاسلام جلال پور پیروالہ
۹۹- مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر
۱۰۰- جناب منظور احمد سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان
۱۰۱- جناب حاجی شبیب شاہ سینیٹر بنوں
۱۰۲- جمعیۃ علماء اسلام بنوں۔
۱۰۳- مولانا ضیاء الدین مبلغ تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ
۱۰۴- مولانا عبدالحکیم ملک محمد اقبال و ملک محمد اکرم عہدہ داران جمعیۃ کوٹ نجیب اللہ
۱۰۵- مولانا قاضی سعید الرحمٰن صدر متحدہ جمہوری محاذ ہری پور
۱۰۶- جناب محمد خان بلوچ رہنما مینارہ روڈ سکھر
۱۰۷- جناب جان محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سبی
۱۰۸- حافظ حماد اللہ بلوچ مدرسہ ندوۃ العلوم ٹنڈو آدم
۱۰۹- مولانا حسین علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ منڈی بہاء الدین
۱۱۰- جمعیۃ تنظیم القراء بکرا پیڑی کراچی (۱۱۲) جمعیۃ علماء اسلام [illegible] (۱۱۳) جمعیۃ علماء اسلام مظفر آباد ضلع گوجرانوالہ (۱۱۴) جمعیۃ علماء اسلام [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علما اسلام کا مرکزی کنونشن ۱۷، ۱۸ مئی کو لاہور میں ہوگا

مولانا عبید اللہ انور کی قیادت میں مجلس استقبالیہ قائم کر دی گئی

تمام شاخیں کنونشن میں شرکت کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ فنڈز کی فراہمی فی الفور شروع کر دیں

قائد جمعیۃ کی ہدائت

(رپورٹ :- محمد یوسف عثمانی)

لاہور۔ قائد جمعیۃ علماءِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اسلام آباد سے بہاولنگر جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے مرکزی دفتر میں رکے اور جماعتی راہنماؤں سے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی کنونشن کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی کنونشن ۱۷، ۱۸ مئی بروز جمعہ و ہفتہ لاہور میں ہوگا۔ جس میں ملک بھر سے جمعیۃ کے کارکن پورے جوش و خروش کے ساتھ شریک ہوں گے۔

اس موقع پر کنونشن کے انتظامات کے لئے ایک مجلس استقبالیہ بھی قائم کی گئی جس کے عہدہ دار اور ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

صدر	مولانا عبید اللہ انور
نائب صدر	قاضی محمد سلیم ایڈووکیٹ مولانا سید حامد میاں و مولانا محمد اجمل
جنرل سیکرٹری	جناب عبد الحمید بٹ
سیکرٹری	جناب جانباز مرزا و مولانا حمید الرحمٰن
خازن	مولانا محمد ابراہیم
ناظم نشر و اشاعت	مولانا زاہد الراشدی

ارکان

مولانا سعید احمد رائے پوری۔ میاں محمد حنیف صاحب مولانا عبد الرشید ارشد۔ محترم حاجی ظہیر الدین۔ جناب محمد اسلوب قریشی۔ جناب مطلوب علی زیدی۔ جناب میاں محمد عارف مرزا حکیم فہیم بیگ۔ جناب آفتاب احمد۔ محترم جناب عبد المالک۔ جناب چوہدری ریاض احمد۔ جناب حکیم محمد انور جناب میاں عبد الرحمٰن۔ حاجی بشیر احمد صاحب۔ صوفی محمد جمیل صاحب۔ کمیٹی ان ارکان میں حسب ضرورت اضافہ بھی کر سکتی ہے۔

قائد جمعیۃ نے ملک بھر میں جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کنونشن میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں اور روائتی جوش و خروش کے ساتھ کنونشن کے موقع پر عظیم اسلامی قوت کا پرشکوہ مظاہرہ کریں۔ آپ نے کہا۔ تمام شاخیں شرکت کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ کنونشن کے اخراجات کے لئے فنڈز کی فراہمی کا کام بھی فی الفور شروع کر دیں۔ نیز تمام صوبوں اور اضلاع کے عہدہ دار اپنے اپنے حلقہ کار میں رابطہ کی مہم کا جلد آغاز کریں اور کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ اور پورے نظم و ضبط کے ساتھ کنونشن میں شرکت کے لئے تیار کریں۔

جمعیۃ کے راہنما کے گھر چوری

رحیم یارخاں۔ گذشتہ ماہ علاقہ کے بااثر زمینداروں کے اشارہ پر مولانا شریف اللہ صاحب نائب امیر ضلعی جمعیۃ کے گھر سے تقریباً تیس ہزار روپے کی چوری کرلی گئی جس میں زیورات کے علاوہ نقدی بھی شامل تھی۔ پولیس صدر تھانہ رحیم یارخاں کے انچارج کو چوروں کے متعلق معلوم تھا۔ لیکن انہوں نے آج تک کوئی توجہ نہ دی۔ ابھی پرانا زخم باقی تھا کہ مولانا موصوف کے مدرسہ شمس العلوم کے کتب خانہ سے جو کہ علاقہ میں مشہور و معروف تھا۔ اور بہت قدیم نسخہ جات کتابوں کے تھے۔ پھر زمینداروں کی ملی بھگت سے تقریباً ۱۶ ہزار کی کتابوں کی چوری کرادی گئی۔ جس کی رپورٹ ابتدائی بھی پولیس اسٹیشن میں درج کرائی گئی ان واقعات پر صوبہ پنجاب جمعیۃ کے نائب امیر مولانا غلام ربانی اور جمعیۃ ضلع رحیم یارخاں کے جنرل سیکرٹری غلام مصطفےٰ چوہدری اور مولانا قاری حماد اللہ جنرل سیکرٹری رحیم یارخاں اور مولانا بشیر احمد عثمانی نے مطالبہ کیا کہ ان واقعات کی فی الفور تحقیقات کرائی جائے اور مجرموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے

کوئٹہ فائرنگ کیس کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے

کوئٹہ ۵ ۲۴ مارچ۔ جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان و سینیٹر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی نے ان پرامن شہریوں پر جو مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۴ء کو شہید اسلام مولانا شمس الدین کا سوگ اور غم منا رہے تھے اندھا دھند فائرنگ کی سخت مذمت کی ہے۔ جس میں قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں اور متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ انہوں نے شہداء کے لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے صبر جمیل کی دعا کی ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی ہائیکورٹ کے جج کے ذریعہ عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ مظلوم قیدیوں کو جلد رہا کیا جائے جن کے خلاف وارنٹ ہیں۔ ان کے وارنٹ منسوخ کئے جائیں اور پرامن شہریوں پر اندھا دھند فائرنگ کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

مولانا عبد الغنی کی حج سے واپسی

کراچی (نمائندہ خصوصی) مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کھڈہ کے نائب مہتمم مولانا عبد الغنی صاحب کیمبلپوری سفینہ شمس کے ذریعہ گذشتہ دنوں حج سے مشرف ہوکر کراچی تشریف لے آئے ہیں

ہمیں اکابر پر اعتماد ہے

کوئٹہ۔ مولوی تاج الدین صاحب مولوی موسیٰ صاحب ملک رحمٰن اور حاجی خانکس نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اخبارات میں ان کے پشتون خواہ نیپ میں جو شمولیت کی خبر شائع ہوئی ہے وہ سراسر غلط اور گمراہ کن ہے۔ ہم نے جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان سے علیحدگی اختیار نہیں کی۔ ہماری وفاداریاں جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔ ہمیں حضرت مولانا درخواستی صاحب اور حضرت مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد ہے اور ہم جمعیۃ علماء اسلام کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

سیرت کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کے زیر اہتمام ۱۹ بروز جمعۃ المبارک اقبال پارک نوشہرہ میں ۳ بجے سہ پہر ایک عظیم الشان سیرۃ النبیؐ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں امیر جمعیۃ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ... ابن ولی مرشدنا مولانا محمد عبید اللہ انور ... اہل لاہوری مدظلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا ... صاحب ایم این اے اکوڑہ خٹک امیر شاعر جمعیۃ الحاج محمد امین گیلانی شیخوپورہ خطاب فرمائینگے۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی مدظلہ خطبہ جمعہ جامع مسجد نوشہرہ میں ارشاد فرمائیں گے۔

حافظ احمد علی کا انتقال

حضرت مولانا فضل غنی صاحب آف مردان کے فرزند اور مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے فارغ التحصیل نوجوان عالم دین مولانا حافظ احمد علی کافی عرصہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں علیل رہنے کے بعد انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر نے اپنے اس ہونہار شاگرد کے وصال پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

مولانا عبدالرحمٰن صاحب کو صدمہ

کلور کوٹ کے مشہور عالم دین حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل دیوبند کا جواں سال لڑکا شمس الحسن اچانک فوت ہو گیا ہے۔ متوفی سرگودھا کالج میں سیکنڈ ایر میں پڑھتا تھا۔ قارئین ترجمان اسلام اور کارکنان جمعیۃ علماء اسلام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب اور ان کے صاحبزادوں قاضی محمود الحسن اور قاضی مسعود الحسن اور دیگر پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین!

(عاشق علی خاں ناصر کلور کوٹ)

سید گیلانی کا دورہ ضلع گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا سید نیاز احمد گیلانی ۱۵ اپریل بروز پیر دو روزہ دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ گوجرانوالہ، وزیر آباد اور حافظ آباد میں کارکنوں کے متعدد اجتماعات سے خطاب فرمانے کے بعد ۱۷ اپریل بروز بدھ واپس روانہ ہو جائینگے۔

(ڈاکٹر غلام محمد)

ندائے بلوچستان پر پابندی کی مذمت

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا ایک ہنگامی اجلاس کوئٹہ میں مجلس کے دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی مبلغ مولانا محمد انور نے کی۔ مرکزی مبلغ مولانا عبداللطیف اور حافظ غلام محمد عباسی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہفت روزہ "ندائے بلوچستان" کوئٹہ کی اشاعت پر پابندی کی مذمت کی۔ اجلاس نے اتفاق رائے سے حسب ذیل قرارداد منظور کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا یہ ہنگامی اجلاس ناموس رسول صلعم کے بیباک ترجمان ندائے بلوچستان کوئٹہ کی اشاعت پر پابندی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور یہ واضح کرتا ہے کہ ندائے بلوچستان کسی سیاسی جماعت کا پرچہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک مذہبی اخبار تھا۔ اس کے بند ہونے سے عوام کے جذبات کو زبردست ٹھیس پہنچی ہے۔ لہٰذا ہم حکومت بلوچستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ اخبار پر سے پابندی فوراً ختم کی جائے اور آزادیٔ صحافت کا وعدہ پورا کیا جائے۔

چشتیاں

چشتیاں۔ جمعیۃ علماء اسلام چشتیاں کا ایک اجلاس زیر صدارت الحاج سید حبیب اللہ شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ مولانا بشیر احمد شاد سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام چشتیاں نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جماعتی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور مولانا سید محمد شمس الدین شہیدؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ مولانا کو شہید کرنے والوں کو یہ نہ تصور کرنا چاہیئے کہ شاید اب وہ مشن ختم ہو جائے گا جس مشن کی تکمیل کے لئے مولانا شمس الدینؒ نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ مولانا کے شہید ہو جانے کے بعد اب بھی لاکھوں شمس الدین جمعیۃ علماء اسلام میں موجود ہیں۔ جو مولانا شمس الدینؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔

بعد ازاں الحاج سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے مولانا شہیدؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جہاں ایک مذہبی راہنما تھے وہاں آپ صوبہ بلوچستان کے لئے بالخصوص اور پاکستان کے لئے بالعموم ایک عظیم سیاسی شخصیت تھے اور ختم نبوت کے بیباک مجاہد تھے۔ اجلاس میں کارکنان جمعیۃ علماء اسلام چشتیاں نے مولانا شہیدؒ کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک کیا

ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مقصدِ کون و مکاں آقائے کلؐ پیدا ہوئے
زینتِ ہر دو جہاں فخرِ رسلؐ پیدا ہوئے

آج آتا ہے نظر دنیا کا ہر خطہ بہشت
زائرِ عرشِ بریں، شاہِ امم پیدا ہوئے

کفر کی ظلمت مٹی توحید کی مشعل جلی
ہادیٔ دیں شافعِ روزِ جزا پیدا ہوئے

ہوں نہ کیوں آزاد سب مظلوم ظلم و جور سے
بے کسوں کے رحم فرما، مصطفےٰ پیدا ہوئے

بجھ گئے آتشکدے، اور گر پڑے لات و منات
جب حبیبؐ خالق ارض و سما پیدا ہوئے

(حافظ نور محمد انور)

آٹے کا کوٹہ زیادہ کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا ہری پور کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب رضا محمد صدر عوامی رابطہ کمیٹی منعقد ہوا۔

ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ہری پور شہر اور اس کے ملحقہ علاقوں میں ڈپوؤں پر آٹا کا سکیل فی کس انتہائی کم ہے۔ جس سے ایک بچہ بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ۵ سیر آٹا فی کس ماہوار دیا جاتا ہے۔ جو کہ ۲ چھٹانک ۴ تولے اور چار ماشے روزانہ استعمال کیا جائے، تب ۵ سیر آٹا ایک ماہ میں ختم ہوتا ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ آٹا کا کوٹہ بڑھا کر کم از کم ۱۵ سیر ماہوار فی کس کیا جائے۔

جمعیۃ حلقہ گڑھی یاسین حیدر آباد کا انتخاب

سرپرست	مولانا غلام رسول صاحب
امیر	حاجی گل محمد صاحب
نائب امیر	حاجی نظر محمد صاحب
ناظم اعلیٰ	حاجی عبدالوہاب صاحب
نائب ناظم	ماجھی فقیر صاحب
خازن	حاجی عبداللہ صاحب

صوبہ سرحد میں علاقائی تربیتی کنونشنوں کا اعلان کر دیا گیا

۱۶ اپریل مالاکنڈ ڈویژن، ۱۷ اپریل پشاور ۱۸ اپریل کوہاٹ ڈویژن کا کنونشن ہوگا

کارکن زیادہ سے زیادہ تعداد میں کنونشنوں میں شرکت کریں (سید بنوری)

پشاور۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ اور ضلعی امراء و نظماء کے اجلاس کے بعد صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا صاحبزادہ عبدالباری جان نے علاقائی تربیتی کنونشنوں کے پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ پروگرام کے مطابق ۱۶ اپریل کو مالاکنڈ ڈویژن کا کنونشن ہوگا۔ ۱۷ اپریل کو پشاور ڈویژن کا کنونشن پشاور میں اور ۱۸ اپریل کو ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کا کنونشن لکی مروت میں ہوگا۔

جمعیۃ کے صوبائی امیر سید محمد ایوب جان بنوری نے تمام کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان کنونشنوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔ آپ نے تمام ضلعی عہدیداروں کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کا تفصیلی دورہ کر کے کارکنوں کو کنونشنوں کی اہمیت سے آگاہ کر کے پورے نظم و نسق کے ساتھ انہیں پروگراموں میں شریک کریں۔

دعویٰ تنسیخ نکاح

عدالت جناب مسٹر ثناء اللہ سیال سول جج باختیارات فیملی کورٹ گجرات میں مورخہ ۲۹/۳/۷۲ کو دعویٰ بعنوان ممتاز احمد بنام زبیدہ بیگم میں تاریخ برائے مصالحت پر جب عدالت نے فریقین کو مصالحت کے لئے استفسار کیا تو زبیدہ بیگم نے یہ کہا کہ میں نے ایک دعویٰ تنسیخ نکاح بھاولنگر میں قبل ازیں کیا ہوا ہے اور موجودہ دعویٰ محض میرے دعوے کو خراب کرنے کی خاطر کیا گیا ہے اور سائلہ کسی صورت میں بھی ممتاز احمد سے راضی ہو کے اور اس کے گھر آباد ہونے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ ممتاز احمد مرزائی قادیانی ہے اور میں مسلمان اہلسنت والجماعت ہوں۔ اور میرا نکاح دھوکا سے ہوا ہے۔ اور میں ممتاز احمد کو اپنے مذہب کی رو سے کافر سمجھتی ہوں اور حدود اللہ کے تحت اس کے گھر آباد ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ ہی میرا مذہب مجھے اجازت دیتا ہے۔ مقدمہ قانونی بنیاد پر ۱۱/۴/۷۲ کے لئے ملتوی ہوا ہے۔ کیونکہ کونسل زبیدہ بیگم کی طرف سے ایم منظور احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ نے درخواست زیر دفعہ ۱۰ ضابطہ دیوانی گذاری ہے کہ دعویٰ موجودہ اعادہ حقوق کو اس وقت تک روکا جائے۔ جب تک میرے دعوے تنسیخ نکاح کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

(منجانب) مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات

بابو خلیل احمد لودھی کی وفات

جمعیۃ علماء اسلام اور مدرسہ مظاہر العلوم کے بے لوث اور انتھک کارکن بقضائے الٰہی چند روز بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

چوہدری شوکت علی کی واپسی

کوٹ ادو۔ چوہدری شوکت علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو مورخہ ۳/۴/۷۲ کو بمعہ اہلیہ حج بیت اللہ سے بخیریت گھر واپس پہنچ گئے ہیں۔

جلسہ سیرت النبیؐ

مدرسہ اشرف المدارس دینہ ضلع جہلم میں مورخہ ۱۴ اپریل مطابق ۲۰ ربیع الاول بروز اتوار ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ کے موضوع پر منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے مایہ ناز خطیب علامہ عبدالشکور دین پوری صاحبزادہ عبدالرحمٰن قاسمی۔ شاعر اسلام سید امین گیلانی اور حافظ محمد اکرم زاہد شرکت کر رہے ہیں۔

(محمد صادق صدیقی

قائمقام امیر بلوچستان

کوئٹہ۔ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ صوبائی امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے انتخاب تک مولانا ابوبکر صاحب خضدار قائمقام امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے فرائض سرانجام دینگے۔

سالانہ جلسہ

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی اپنی سابقہ روایات کے مطابق پوری شان و شوکت سے مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے مشہور اور ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

الداعی الی الخیر (مولانا) عبداللطیف مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم)

جمعیۃ نے بہاریوں میں کپڑا تقسیم کیا

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان کے ایک وفد نے جناب حاجی اللہ ڈیوایا کی قیادت میں چک ۱۱ میں جو مشرقی پاکستان سے غریب بہاری تشریف لائے ہیں۔ ان بہاریوں کو ایک سو گز کپڑا تقسیم کیا۔ انہوں نے جو مشرقی پاکستان کے ظلم و ستم کے حالات بیان کئے۔ وہ قلمبند کرنا ایک باحیا انسان کے لئے شرم کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں قتل و غارت کا بازار گرم تھا اور غنڈہ گردی عام تھی۔ جمعیۃ کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا وفد میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے سالار جناب قاری حماد اللہ اور جناب صوفی محمد حسین اور مولانا حبیب الرحمان صاحب شامل تھے۔

وفات حسرت آیات

مولانا فضل حق خطیب جامع مسجد گنجمنڈی راولپنڈی کے پھوپھی زاد بھائی مولانا غلام عیسیٰ ساکن کھکھو ضلع ہزارہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مولانا مرحوم لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی موت دماغی رگ پھٹنے سے واقع ہوئی۔ مرحوم کی لاش کو اپنے آبائی گاؤں کھکھو ضلع ہزارہ لے جایا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں علاقہ کے معززین نے جنازہ میں شرکت کی۔ مولانا فضل حق بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ چار بیٹے اور آٹھ بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں۔ ان کے بڑے لڑکے خیبر میڈیکل کالج پشاور میں لیکچرار ہیں۔ مرحوم اکابرین جمعیۃ سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔

قبول اسلام

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں اپنی رضا اور خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ میں دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔ کیونکہ اس سے قبل میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا تھا۔ جو کہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔ الحمد للہ آج میں بھی اہلسنت والجماعت کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی پارٹی کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ آئندہ میں اپنی زندگی اہلسنت والجماعت کے عقائد کے مطابق گذاروں گا۔ دوبارہ اسلام قبول کرنے کا میں علی الاعلان اظہار کرتا ہوں۔ آئندہ میں مسلک اہلسنت والجماعت کا کاربند رہوں گا۔ میرے نزدیک مرزا غلام احمد اور اس کی پارٹی کافر اور مرتد ہے۔

محمد لطیف ولد فقیر محمد پیر غازی روڈ
اچھرہ ۔۔ لاہور

گواہ ۔۔ محمد اشرف ولد چوہدری اللہ دین
مکان نمبر ۲ سٹریٹ نمبر ۲۶
اچھرہ ۔۔ لاہور

منجانب مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

بقیہ — خدا تجھے کسی طوفاں ....

نشستیں بقول سابق گورنر اکبر بگٹی "سلیکشن" سے حاصل کرلی ہیں۔ ایک صاحب لاپتہ ہیں۔ اب توجہ جمعیۃ کی طرف ہے خدا خیر کرے۔ مولانا شمس الدین مرحوم پہلا شکار ہیں۔ اب چند برگزیدہ لوگوں کو دھر لیا جائے گا۔ اور پھر کچھ نیپ کے سابق "ذلے" اس میں شامل ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دوسری طرف احمد یار خاں نے خوب کہا کہ اکبر بگٹی کے کہنے پر مینگل اور بزنجو پر مقدمے بنائے گئے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے خلاف کوئی کیس رجسٹرڈ نہیں ہوا۔ اور ملک میں تو جتنے سیاسی قیدی ہیں۔ وہ سب اتنی کہنے پر تو پس زنداں ہیں ۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

اب ذرا سرحد کی طرف آیئے۔ یہاں شیرپاؤ صاحب کو وزارت اعلیٰ کی گدی پر بیٹھانا مقصود ہے۔ یہاں کے گورنر اور گنڈاپور صاحب کہ وزیر اعلیٰ ہیں دونوں نے پہلے پہل فرمایا۔ انہیں بھٹو صاحب کا ہر فیصلہ بیک بینی و دو گوش منظور ایک وزیر باتدبیر کہ اطلاعات کے قلمدان ہیں نے بھی اس کورس میں شمولیت اختیار کرلی۔

ایک وزیر نے اعلان فرمایا۔ شیرپاؤ جب "واپڈا لائنز" ہوکر سرحد مراجعت فرمائیں گے۔ ان کا اٹک سے پشاور تک "جلوس" نکالا جائے گا۔ لیکن پھر نہ جانے کیا ہوا شیرپاؤ صاحب وفاقی رشتہ توڑ کر پشاور آکر واپس اسلام آباد چلے گئے۔ لیکن وہ جلوس والے وزیر صاحب شاید پروگرام ملتوی کرگئے یا بہت ممکن ہے بھول گئے ہوں۔

اور پھر یکایک گنڈاپور صاحب حال ہی میں آگئے اور اعلان فرمایا۔ "ہم پیپلز پارٹی میں قدیمی شامل ہیں اور بھٹو صاحب کا اعتماد ہمیں حاصل ہے"۔ اور مزید فرمایا "شیرپاؤ ہمارا برخوردار ہے کوئی شرمندگی کی ضرورت نہیں، اگر شیرپاؤ ایک وزیر کی حیثیت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں"۔

حالانکہ حکومت کے دو پروگرام تھے اور وہ یہ کہ گنڈاپور کو حنیف صاحب کی جگہ سپیکر بنایا جائے۔ ورنہ لاڑکانہ، اسلام آباد، پشاور اور کراچی کے دوروں کے درمیان ان دونوں بزرگوں کو آرام کے لئے "بند"۔ لیکن نہ معلوم یہ حادثہ ہوتے ہوتے کیوں رہ گیا۔

اور اب تو بوڑھا اسلم خٹک بھی کہتا ہے "ہم اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کام چلا رہے ہیں۔ اور جس دن ہم نے کچھ کمی محسوس کی، ہم دیانتداری کے ساتھ مستعفی ہو جائیں گے حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ ابھی تو وہ ماشاء اللہ جوان مگل عنوان ہیں۔

مرجوہ کانفرنس نے بھٹو صاحب کے بہت سے پروگرام کو روک رکھا تھا۔ جو اب اپنی پوری توانائی کے ساتھ جاری ہونے والے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ مرحوم مولانا شمس الدین صاحب کی شہادت بھی اس میں شامل ہو۔ بہرحال اب پنجاب میں حنیف رامے آگئے ہیں میدان میں۔ امید ہے اب کوئی "بول رابا بول" نہیں بولے گا۔ اور بقول بھٹو صاحب پنجاب میں "پالیسی" میں فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اس اعلان کے باوجود کھر صاحب کی تحریک مزاحمت جاری ہے۔ اب کھر صاحب دو کام کریں گے۔ ایک یہ کہ اپنے ہمخیال وزراء کو زیادہ سے زیادہ شامل وزارت کرائیں گے۔ اور پھر وہ حنیف رامے کی گنگا الٹی بہائیں گے۔ دیکھئے ع

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

پنجاب کے اس اقدام نے شیرپاؤ کو مزید ویٹنگ لسٹ میں ڈال دیا ہے۔ اب جب تک وہاں کے حالات ذرا نارمل نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک سرحد اور بلوچستان کے متعلق بھٹو صاحب راتوں کو جاگ کر عمدہ حل کے لئے سوچ بچار کریں گے۔ دیکھئے "ڈی پی آر" کی زد میں جنرل جیلانی، افضل خاں کے علاوہ کون "خوش نصیب" آتا ہے۔

ہر چند کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ملک میں.... مخصوص نظریات کے تحت ایک مخصوص ماحول پیدا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اسی لئے انہیں اپنی آواز کے علاوہ کسی اور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ مگر بایں ہمہ ہم ان سے گزارش کریں گے کہ کب تک عامۃ الناس کو بنیادی حقوق سے محروم کرکے خدا بننے کی کوشش کرو گے۔ مخلوق خدا کو اتنا ہراساں کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آخر کسی نہ کسی دن تو اس ملک کے بدنصیب عوام کو یہ حق مل ہی جائے گا کہ وہ عدالت کے دروازہ پر انصاف کے لئے آ جائیں گے اور پھر خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

صوبائی جنرل کونسل کا اجلاس

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس عمومی کا اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۷۴ء بروز پیر بوقت ۹ بجے دن مدرسہ عربیہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں صوبائی امیر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ اور صوبہ بلوچستان کی سیاسی صورت حال پر غور و خوض کیا جائے گا۔ صوبہ بلوچستان کے ہر ضلع کے امیر اور ناظم اعلیٰ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی صوبائی مجلس عمومی کے ارکان کو اجلاس میں شرکت کرنے سے مطلع کریں۔

حاجی محمد زمان خاں اچکزئی
جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کوئٹہ

تلہ گنگ

تلہ گنگ شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا اور مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

امیر　　حضرت مولانا نور ہاشم صاحب فاضل دیوبند
نائب امیر　　حاجی غلام حیدر صاحب
ناظم اعلیٰ　　محمد سعید عثمانی
پروپیگنڈہ سکرٹری　　حافظ علاء محمد صاحب

اس کے علاوہ دس ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ خازن کا انتخاب بعد میں ہوگا۔ انتخابی اجلاس میں یہ قرارداد یں بھی منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس امیر جمعیۃ حضرت درخواستی مدظلہ، قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ اور امیر صوبہ پنجاب حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور ان حضرات کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حضرت مولانا شمس الدین صاحب ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی کے قتل پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا موصوف کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرکے عبرتناک سزا دی جائے

آخر میں حضرت مولانا کے لئے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

دارالعلوم کبیر والا

مدرسہ عربیہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں ماہرین اساتذہ کرام کی زیر نگرانی باقاعدہ تعلیم جاری ہے۔ حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہ (امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام) و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام) و حضرت مولانا خان محمد صاحب (جانشین خانقاہ سراجیہ کندیاں) و دیگر اراکین مجلس شوریٰ مدرسہ ہذا نے حالات کا جائزہ لیکر نظام مدرسہ میں اتنی تبدیلی کی کہ حضرت مولانا منظور الحق صاحب کو بجائے مہتمم تدریس پر مامور کیا اور حضرت مولانا علی محمد صاحب کو مہتمم مقرر کیا۔ تمام مخیر حضرات کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ حسب معمول دارالعلوم کی مالی اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

(محمد امین ناظم دفتر دارالعلوم عیدگاہ رجسٹرڈ کبیر والا — ضلع ملتان)

ضیاء الرحمٰن فاروقی، باب العلوم کہروڑپکا

مولانا شمس الدین شہیدؒ کی یاد میں

ایک مرثیہ

مولانا شمس الدین! آج ہم تیری یاد میں غم کے آنسو بہا رہے ہیں۔ ہم چشم گریاں و دل بریاں کی حالت میں سراپا... رنج و غم ہیں۔ اے کاش! ہم تیری دل گداز شہادت کی خبر سننے سے پہلے ہی دنیا سے کوچ کر گئے ہوتے۔

صد حیف! ہمارے لئے آج کا دن یوم محشر سے کم نہیں۔

اے کہ ظلم و ستم کے دلدادوں نے کئی بار تیرے ایمان اور ضمیر کا سودا کرنا چاہا۔ مگر انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا

اے کہ تجھے سلطنتیں اپنے عزائم سے ہٹا نہ سکیں۔

اے کہ تیرے جاں سوز قتل پر وطن کا بچہ بچہ اشکبار ہے

اے کہ تیرے عزم سے احمد بن حنبلؒ اور علامہ ابن تیمیہؒ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

اے کہ آج بلوچستان کی اسمبلی تیرے بغیر سونی پڑی ہے

تو ہی وہ جواں مرد تھا، جس سے سید حسین احمد مدنیؒ کا استقلال اور سید عطاء اللہ شاہؒ کی حق گوئی ہویدا تھی۔

اے کہ تیری ہستی پہ حورانِ خلد قربان ہوں۔

تو ہی وہ مرد مجاہد تھا جس نے کاخِ امراء کے ایوانوں میں حق گوئی کا پرچم لہرایا۔

اے کہ اہل حق کو تیرے جوبن پر ناز تھا۔ تیری جرأت پر پوری ملت کو فخر تھا۔ تیرا دل اسلام ہی کے لئے دھڑکتا تھا، تیرے فکر میں تازگی تھی۔ تیرا خمیر عظمتوں کے پانی میں تیار ہوا تھا۔ تو ہی وہ حق گو مرد تھا کہ جس نے زندانِ بیاباں میں بھی شانِ یوسفی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اے کہ تیرے ضمیر کو شبستان شاہی کی سطوت مُردہ نہ کر سکی۔ تو ایسی حالت میں ہم سے جدا ہوا۔ جب ہمیں تیرے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ تیرے لئے اہل اسلام کا جگر زخمی اور دل سوگوار ہے۔

تیرے دشمن توموں کے دشمن ہوں گے۔ تیرے قاتل ذلت و نکبت میں جلد ہی بدلہ پا لیں گے۔

تیرا نام مجاہدین اسلام کی فہرست میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

اے جواں دل مرد! تو نے درسگاہوں سے اسمبلیوں تک اور پھر عدالت کے کٹہرے تک اسلام کی صحیح ترجمانی کی

اے جمعیۃ کے نکتہ سنج اور شعلہ نوا مقرر!

ہم ابھی تیری جولانیٔ طبع کے مناظر دیکھنے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ اس المناک حادثے کا شکار ہو گئے

ہم تجھ میں اسلاف کی سی غیرت ایمانی اور جذبۂ حریت پا کر تجھے مستقبل کا قائد جمعیۃ تسلیم کر چکے تھے۔ مگر ازل کے فیصلوں میں اس کی گنجائش نہ تھی۔

تیرے چہرے سے حسنِ ملاحت اور جمالِ صباحت کا نظارہ معلوم ہوتا تھا۔

اے صدائے اہل حق! تیری للکار سے ایوان باطل میں زلزلہ بپا ہوتا تھا۔ تیرے نام سے قرونِ اولیٰ کے قدسی الاصل قافلہ کی یاد تازہ ہوتی تھی۔

اے سطوت و دبدبہ سے اسلام کی نہ ٹوٹنے والی شمشیر! تیری تیزی کا غلغلہ تھا کہ جھوٹی نبوت کے پرستار دم نہ مار سکتے تھے۔

اے دار پہ اٹھکیلیاں کرنے والے جواں سال شہید! تجھے کن الفاظ سے خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ تیرا نام ملاء اعلیٰ کے ان لوگوں میں تھا۔ جن کی شان سکندری میں کسل و جُبن کا شمّہ تک نہیں۔

اے عظیم الشان! آج تیری یاد سے ہماری آنکھیں ڈبڈبا رہی ہیں۔ تیری قوت گویائی اور حق بیانی کے نغمات ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں ؎

پھول تو کھل کر بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

کوئٹہ

کوئٹہ ۲۶ رمارچ۔ صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان چوک میزان مارکیٹ کوئٹہ میں ۲۶ رمارچ کو مولانا سید شمس الدین شہید اسلامؒ کی روح کو ایصال ثواب ...... کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ جس میں مولانا عبدالشکور صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد، مولانا عبدالواحد صاحب خطیب قندھاری مسجد، مولانا عبدالرزاق صاحب خطیب کباڑی مسجد، مولانا خیرالدین صاحب خطیب سنہری مسجد، قاری غلام نبی صاحب قاری غلام محمد عباسی نائب امام مسجد اسلامیہ ہائی سکول، مولانا عبداللطیف صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ مولانا محمد عبدالقادر ڈیروی و سینئر حاجی محمد زمان خاں اچکزئی کے علاوہ کوئٹہ شہر کے چیدہ چیدہ علماء و معززین اور جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے اراکین نے شرکت کی۔ قرآن خوانی کے بعد شہید اسلام مولانا شمس الدین کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرنے کی دعا کی گئی۔

نوشہرہ

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے نوشہرہ کے اقبال پارک میں ایک کل جماعتی جلسہ ہوا۔ جلسہ کے آخر میں صدر جلسہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ ایم این اے نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مولانا شمس الدین نے ہم سب کے لئے نمونہ پیش کیا ہے کہ اسلام کے لئے اپنی جان کو قربان کر دینا کوئی بات نہیں۔ اس راہ میں کسی لالچ کسی دباؤ میں ہرگز نہیں آنا چاہیئے۔ مولانا تو شہید ہو کر کامیاب ہو گئے۔ ہماری تاریخ یہی ہے۔ ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے۔ حضرت حسین علیہ السلام ظلم کے سامنے سپر انداز نہ ہوئے اسلام کو زندہ کر دیا کہ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد آج مولانا شمس الدین کے خون شہادت سے بھی گلستان اسلام اور چمنِ محمدی میں سرسبز و شادابی آئے گی۔ دشمن حق کا چراغ بجھانا چاہتا ہے۔ مگر پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔ اسلام قربانی چاہتا ہے اور قربانی کے صدقے اللہ تعالیٰ اسلام کو غلبہ دیتا ہے۔ ایسے نوجوان مجاہد عالم اور مجسمۂ جرأت و ہمت سے ہمارا محروم ہو جانا باعث افسوس ہے۔ اگر ظلم کے خلاف ہم آواز نہ اٹھائیں اور ظالم کے ہاتھ مضبوطی سے نہ روکے گئے تو ہمارے ملک کو تباہی کا خطرہ ہے

سردار شیر باز خاں

قومی اسمبلی کے رکن سردار شیر باز خاں مزاری جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخاں کے جنرل سیکرٹری مولانا شاہ محمد خاں ترابی کے والد صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کے لیے ان کی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ اس موقع پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے سردار شیر باز خاں مزاری نے مولانا شمس الدین کے قتل پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا شمس الدینؒ کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بعض اصحاب جبہ و دستار ممبروں کی ضمیر فروشی سے علماء حق کے وقار کو جو ٹھیس پہنچی تھی۔ وہ مولانا شمس الدین صاحب نے قربانیاں دے کر بحال کر دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سید شمس الدین رح بلوچستان کے ہیرو تھے۔ اور اب ایسا صاحب کردار سیاست دان اور عالم دین بلوچستان کو پھر کبھی نہیں مل سکے گا۔ انہوں نے اس پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ میں نے مولانا صاحب کی شہادت پر جو بیان اخبارات کے لئے جاری کیا۔ اسے حکمران ٹولہ نے شائع نہیں ہونے دیا۔

سردار شیر باز خاں مزاری نے حضرت مولانا مفتی محمود کی سیاست کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مفتی محمود صاحب میرے بہترین اور قابل اعتماد دوست ہیں۔

مولانا شمس الدین شہیدؒ
کی یاد میں ترجمان اسلام کا خصوصی نمبر ۲۶ر اپریل کو شائع ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ نوٹ فرمالیں

عارف والہ

مورخہ ۱۵۔ مارچ کو مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مولانا شمس الدین ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی کی موت کو قوم اور ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلےٰ مولانا عبدالرحیم اشعر نے مولانا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ـــــ ان کی سیاسی اور مذہبی خدمات کو سراہا۔ اور خاص کر مسئلہ نبوت پر ان کی بلوچستان میں کارکردگی کا ذکر کیا۔ آخر میں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرے۔

مدرسہ عربیہ فاروقیہ سے ایک جلوس نکالا گیا جس کی قیادت جمعیۃ علماء اسلام عارف والہ کے راہنما مولانا محمد یوسف اور مولانا محمد صدیق نے کی۔ جناح چوک میں شرکاء جلوس سے مولانا محمد یوسف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کا قتل سیاسی قتل ہے اور اس میں برسر اقتدار پارٹی کا ہاتھ ہے۔ آخر میں مرحوم کے درجات کی بلندی کی دعا کی گئی۔

پنجن کسانہ

جمعیۃ علماء اسلام پنجن کسانہ ضلع گجرات کا اجلاس اور جمعۃ المبارک کا عظیم اجتماع حضرت مولانا حاجی شمس الدین صاحبؒ کے عظیم حادثے پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور جمعیۃ کا یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا کے قاتلوں کی تحقیق کی جائے اور مجرموں کو بلاتاخیر قرار واقعی سزا دی جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجن کسانہ نے جمعۃ المبارک کے بعد قرآن مجید کا ختم کر کے مولانا موصوف کے لئے ایصال ثواب کیا۔

کیمل پور

مولانا حاجی محمد شمس الدین کی شہادت کی خبر سن کر کیمل پور کے مسلمانوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور حکومت سے ان کی ہلاکت کی پوری تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا۔

ادھر خطبہ جمعہ میں مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خطیب مدنیہ مسجد نے مولانا مرحوم کی اس اچانک موت کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے مرحوم کی علمی، دینی، ملی اور قومی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ اور مرحوم کے والد ماجد مولانا محمد زاہد صاحب اور آپ کے دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ نماز جمعہ کے بعد مرحوم کے ترقی درجات اُخروی کے لئے دعا کی گئی

سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے نائب امیر مولانا فیروز خاں صاحب، سیکرٹری مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی شہر سیالکوٹ کے امیر سید بشیر احمد اور خواجہ عبدالرؤف نے مشترکہ اخباری بیان میں مولانا شمس الدینؒ کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی عدالت عالیہ کی نگرانی میں تحقیقات کرائی جائے۔

شہر سیالکوٹ کی تمام بڑی مساجد میں مولانا شمس الدین کے لئے دعا مغفرت کی گئی۔ قرار داد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مجرموں کو پکڑ کر سخت سے سخت ترین سزا دی جائے۔

دینہ ضلع جہلم

مدرسہ اشرف المدارس دینہ میں مجاہد اسلام حضرت مولانا شمس الدینؒ صاحب ڈپٹی سپیکر بلوچستان کے المناک قتل کے سلسلہ میں مولانا محمد صادق صاحب کی زیر صدارت ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا شمس الدین کے المناک قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا محمد صادق صدیقی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا شمس الدین کے قاتلوں کو جلدی گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

خیر پور

مورخہ ۱۵/۳/۷۴ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع خیر پور کی طرف سے یوم شمس الدین شہیدؒ متعدد مقامات پر منایا گیا ڈرب مہر شاہ، کھیٹری، خیر پور میں تعزیتی جلسے منعقد ہوئے۔ تمام مسجدوں میں قرار دادیں پاس کی گئیں۔ دعائیں مانگی گئیں اور قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا۔ مدارس میں تعطیل رہی۔ خیر پور میں تعزیتی جلسہ مدرسہ حفظ القرآن خیر پور میں منعقد ہوا۔ محمد خاں عزیز، سید اصغر علی شاہ نے مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کی خدمات کو سراہا۔ محمد ابراہیم صاحب جیوائی نے آہ دل مرثیہ مولانا مرحوم کی شہادت سے متعلق پڑھا۔ جس سے متاثر ہو کر سامعین رو رہے تھے۔ مقررین نے حاضرین سے قربانی سے دریغ نہ کرنے کا عہد لیا۔ مولانا کے قتل کو سیاسی قتل قرار دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے اور قاتل اور اس کے پناہ دینے والوں کو جلد گرفتار کیا جائے۔ جلسہ میں قرار دادیں بھی پاس کی گئیں کہ صوبہ سرحد و بلوچستان میں آئینی حکومتیں بحال کی جائیں۔ اور مولانا شمس الدین کے قاتل اور ان کے منصوبہ بنانے والوں کو جلد گرفتار کیا جائے

خیر پور میں مولانا مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک کے تین ختم پڑھے گئے۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

از دار الافتاء مفتی ضلع پونچھ راولاکوٹ

مسمات کرامت جان دختر سید محمد خاں قوم اعوان ساکن ہمروٹہ تحصیل راولاکوٹ سائلہ

بنام

کالا خاں ولد راج محمد خاں قوم اعوان ساکن چوکیاں تحصیل باہندری ضلع پونچھ مسئول علیہ

دعویٰ تنسیخ نکاح بوجہ ادائیگی نفقہ

اشتہار بنام کالا خاں

بمقدمہ عنوان الصدر میں مسمی کالا خاں ولد راج محمد خاں کے نام سمن حاضری جاری کیا گیا۔ لیکن پیادہ کی رپورٹ ہے کہ وہ کہیں علاقہ پاکستان میں ہے جس کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مسئول علیہ کالا خاں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۱ اپریل ۷۴ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جواب دعویٰ پیش کرے۔ عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط عبدالمتین
مفتی ضلع پونچھ
۲/۴/۷۴

جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر کا

دو روزہ

تاریخی کنونشن

۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۷۴ء بروز اتوار، پیر

بمقام باغ ضلع پونچھ منعقد ہو رہا ہے

جس میں

(۱) مفکر اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود مد ظلہ

(۲) مولانا زاہد الراشدی مدیر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

(۳) جناب جاوید ابراہیم پراچہ نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام

اور

دیگر علماء کرام، طلباء اور وکلاء کنونشن کی مختلف نشستوں سے خطاب کرینگے۔

منجانب شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر

بلوچستان کا مفتی محمود

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آج اسلام کا وہ بطل جلیل شیدائی ختم نبوت جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا جواں سال امیر ہم سے جدا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا - ان کی جدائی سے ان کی شہادت سے اسلام اپنے ایک فرزند سے اور جمعیۃ علماء اسلام اپنے ایک نڈر سپاہی سے محروم ہو گئی - بلوچستان کی سیاست میں یہ ابھرتا ہوا ستارہ غروب ہو گیا - مگر شاید کوئی محفل یا مجلس ایسی ہو - جہاں مولوی شمس الدین کی شہادت کا ذکر نہ ہوا ہو - سرحد سے کراچی تک جب یہ خبر اندرون ملک سنی گئی - یہ المناک خبر، یہ بھیانک قتل کی واردات، تو دل کو قطعی طور پہ یقین نہ آتا تھا ہائے افسوس کہ عظیم الشان ہستی کو موت نے اپنے خونی انداز میں آ کر دبوچ لیا - مولانا اپنی ذات میں خود ایک محفل تھے - ان کے مداح دامے، درمے، سخنے ان سے تعاون کرتے تھے - ان کی شخصیت کا اندازہ ان کے بلند کردار سے لگایا جا سکتا ہے - جو کہ گذشتہ تین سالوں میں کسی سے پوشیدہ نہیں - انہوں نے اصولوں کی خاطر وزارت اعلیٰ کے منصب کو ٹھکرا دیا - انہوں نے بلوچستان کے موجودہ حزب اقتدار کے ہتھکنڈوں کا منہ توڑ جواب دیا اور جماعتی موقف اور فیصلوں کی پابندی کو اپنا شعار بنایا - وہ جمعیۃ اور نیپ کی مشترکہ حکومت کے دوران ان اصولوں کی خاطر اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب عطاء اللہ مینگل سے دو ٹوک بات کیا کرتے تھے - وہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے سیاسی معاہدہ کیا ہے - اپنے آپ کو فروخت نہیں کیا - وہ اپنی بات کے پکے اور جماعت کے وفادار ستون تھے - مجھے ان کی رفاقت میں تین سال انتہائی قریب رہ کر خدمت کرنے کا موقع ملا - میں نے جیسا مولوی شمس الدین شہید صاحب کو کرنا اور پایا - مجھے اپنی زندگی میں بہت ہی کم ایسے روشن چراغ ملے - میرا جی چاہتا ہے کہ میں آج دل کی بات قلم سے لکھ دوں کہ وہ بلوچستان کے مفتی محمود تھے - اور انہوں نے حضرت مفتی محمود مدظلہ کے نقش قدم پر چل کر اسلام کے لئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے لئے اپنی جان نچھاور کر دی - خداوند تعالےٰ ان کی مغفرت کرے - ظاہری طور پر مولوی شمس الدین شہید ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں - مگر ہماری عملی زندگی کے لئے وہ اپنے بلند کردار اور جماعتی وفاداری کی مثال قائم کر گئے ہیں - بلوچستان جمعیۃ علماء اسلام کو اب پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ہے - وہ اس طرح ہی ہو سکتا ہے کہ ہم جماعت کے دستور اور اس کے منشور کو سینے سے لگا کر اپنے شہید اعظم کو نذرانہ عقیدت پیش کریں - اپنی صفوں میں اتحاد اور اعتماد کی فضا کو بحال رکھیں - خدا ہمارا حامی و مددگار ہو -

(منظور احمد سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ بلوچستان دحال مقیم گجرات)

ادارۂ ترجمانِ اسلام کا استغاثہ

قارئین کی عدالت میں

قارئین کرام! آپ گواہ ہیں کہ نادہند ایجنٹ حضرات کو ترجمان اسلام کی حالتِ زار کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے مگر افسوس کہ اب تک کی تمام مساعی بے سود ثابت ہوئی ہیں - ترجمان اسلام ایک غریب جماعت کا غریب آرگن ہے - جسے سرکاری اشتہارات تو کجا کاغذ کا کوٹہ تک میسر نہیں، اس کے اخراجات کا مدار صرف اور صرف فروخت پر ہے مگر ایجنٹ حضرات ترجمان اسلام کے اس واحد ذریعہ کا بے دردی سے استحصال کر رہے ہیں - ہم نے کئی بار نادہند ایجنٹ حضرات کی فہرست شائع کرنے اور قانون کا دروازہ کھٹکھٹانے کا ارادہ کیا، مگر اس احساس نے راہ روک دی کہ

ع اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

اب صورت حال یہ ہے کہ ادارہ ترجمان اسلام کم و بیش دس ہزار روپے کا مقروض ہے اور مزید قرض حاصل کرنے کا حوصلہ نہیں - ایجنٹ حضرات کے ذمہ مجموعی طور پر بیس ہزار روپے رقم واجب الادا ہے - اگر وہ یہ رقم ادا کر دیں تو ادارہ قرض کی ادائیگی کے علاوہ ترجمان اسلام کو ایک معیاری، خوبصورت اور وقیع سیاسی جریدہ بنانے کی طرف بھی توجہ دے سکتا ہے - اگر یہ حضرات اس خطیر رقم کو یونہی دبائے بیٹھے رہیں تو آخر ہم پرچہ کی باقاعدہ اور بروقت اشاعت کا اہتمام کس طرح کر سکتے ہیں؟

ہم قارئین کی خدمت میں اپنا استغاثہ پیش کرتے ہوئے ان سے انصاف کے طلبگار ہیں - وہ ہماری راہنمائی کریں کہ اس صورت حال میں آخر ہم کیا کریں؟ کیا اس مخمصے سے نجات کی کوئی راہ ہے؟ **بینوا توجروا**

(ادارہ)

سندھی زبان میں مرزائیت پر لٹریچر

کل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے سندھی زبان میں تردید مرزائیت پر لٹریچر کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں پہلا پمفلٹ متوازی نبوت کا قیام آسنٹ پر چھپ کر تیار ہے - ضرورت مند احباب مطلوبہ تعداد لکھ کر مفت طلب کریں -

(مولانا) محمد شریف احرار مرکزی مبلغ
مجلس تحفظ ختم نبوت بالمقابل ریڈیو پاکستان
بندر روڈ کراچی ۱

مفتی محمود کی سیاست

کراچی اور سندھ کے احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ نامور اہل قلم اور عالم دین مولانا قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ کی تازہ تصنیف "مفتی محمود کی سیاست" چھپ کر تیار ہے - ضرورتمند احباب پیشگی رقم جمع کرا کر مطلوبہ کاپیاں فوری حاصل کر لیں - قیمت فی کاپی ۸/- روپے صرف

محمد رمضان میمن ایجنٹ دینی جرائد مدرسہ تعلیم القرآن توحید نگر - چاکیواڑہ کراچی ۲ فون نمبر ۲۲۷۲۹۴

طلباء کی سرگرمیاں

(رپورٹ ـ قاضی محمد اشرف)

احمد پور شرقیہ

جمعیۃ طلباء اسلام احمد پور شرقیہ کے زیر اہتمام مولانا شمس الدین صاحب شہید اسلامؒ کی تعزیت میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں جناب رانا شمشاد علی خاں (صدر صوبہ پنجاب) جناب قاری حماد اللہ شفیق۔ جناب محمد احمد محمودی کنونیر (احمد پور شرقیہ) اور جناب امام بخش صاحب منظہر صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے علاوہ مولانا عبدالرشید لدھیانوی نے بھی خطاب فرمایا ان تمام حضرات نے مولانا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا پاکستان کا عظیم سرمایہ تھے۔ ظالم حکومت کے سامنے ڈٹے ہوئے تھے۔ اور آخری وقت تک وہ اپنے اس موقف پر قائم رہے۔ یہی چیز ان کی شہادت کا باعث بنی۔ انہوں نے کہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکمرانوں نے ان کو اپنے راستے سے ہٹایا ہے تاکہ وہ اپنی من مانی کر سکیں لیکن ظالموں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ملک میں ایک شمس الدین نہیں بلکہ ہزارہا شمس الدین موجود ہیں جو ان ظالموں کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دینگے۔ وہ وقت دور نہیں کہ مولانا کا خون رنگ لائے گا۔ اور ان ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ جلسہ کے آخر میں مولانا شمس الدین کی ٹیپ شدہ آخری تقریر بھی سنائی گئی۔

پیر شریف (ضلع لاڑکانہ)

گذشتہ دنوں پیر شریف میں جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جناب حافظ عبدالعزیز اور جناب سید عبدالغفور شاہ (صوبائی صدر) نے کارکنوں کو تنظیم کی اہمیت اور کام کرنے کا طریقہ بالتفصیل سمجھایا اور اخلاق سدھارنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر	جناب عبدالعزیز قریشی
نائب صدر	جناب عبدالغفار کھوسہ
ناظم عمومی	جناب محمد عیسیٰ کھوسہ
ناظم	جناب عبدالستار قریشی
خازن	جناب عبدالعزیز بروہی
ناظم نشریات۔	جناب نذیر احمد

مہراب پور (ضلع نواب شاہ)

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام مہراب پور ضلع نواب شاہ کا اجلاس زیر صدارت جناب سردار علی صاحب منعقد ہوا۔ صدارتی خطبہ میں جناب سردار علی نے کہا کہ مولانا شمس الدینؒ کا قتل ملک و قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قاتلوں کو پکڑ کر کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو پھر ہم خود انشاء اللہ مولانا کے قاتلوں کو پکڑیں گے اور ان سے بدلہ لیں گے۔ انہوں نے طلباء کو مولانا کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ آخر میں انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ مہراب پور میں کالج قائم کیا جائے

مخدوم مانوالہ (ضلع لائل پور)

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام مخدوم مانوالہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب محمد اکرم صاحب قلق منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ضلعی صدر جناب محمد مقصود ناظم عمومی جناب محمد اشفاق بھٹہ اور جناب صلاح الدین صاحب چوہدری نے بھی شرکت کی۔ ان تمام حضرات نے قیام پاکستان کے مقصد کو واضح کیا اور کہا کہ یہ ملک نظام خلافت کے قیام کے لئے بنایا گیا تھا۔ اگر ہم لوگوں نے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور یہاں پر نظام خلافت قائم نہ ہوا تو اس ملک کے بقاء کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حضرات نے حضرت مولانا شمس الدین شہید اسلامؒ کے المناک قتل پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور مولانا کے قتل کا بدلہ لینے کے عزم صمیم کا اعادہ کیا۔

حیدر آباد (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کا ایک ہنگامی اجلاس مدرسہ مفتاح العلوم میں بصدارت طالب علم راہنما جناب فیض الحق حقانی منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں بہت سے حضرت مولانا شمس الدینؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کے قتل پر شدید غم و غصہ کا اظہار بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے مولانا مرحوم جیسی شخصیت کو قتل کر کے خود اپنی موت کو دعوت دی ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ مولانا کا خون رنگ لائے گا۔ اور ان ظالموں کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

خیر پور (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام خیر پور نے ۵ر اپریل کو ایک تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا ہے۔ تقریر کا عنوان "میں نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کیوں اختیار کی"؟ ہوگا۔ مقابلہ میں پہلی دوسری، تیسری پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

شکارپور (سکھر)

جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور کے زیر اہتمام ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ ضلع سکھر کے کنونیر جناب نذیر احمد نہوا نے مولانا شمس الدین شہید اسلامؒ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے طلباء کو تلقین کی کہ ہمیں بھی مولانا شہیدؒ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اور ظلم و کفر کے مقابلہ پر ڈٹے رہ کر اپنی جان تک قربان کر دینے کا عزم کرنا چاہیئے آخر میں انہوں نے فجر اسلام فلم پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا جو کہ اسلامیان پاکستان کے لئے تکلیف کا باعث ہے۔

بنوں

جمعیۃ طلباء اسلام بنوں کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جاوید ابراہیم پراچہ کے علاوہ دیگر طلباء نے بھی خطاب کیا۔ تمام طلباء نے مولانا شمس الدینؒ کی المناک شہادت پر زبردست احتجاج کیا اور اس بات کا عزم کیا کہ مولانا کا بدلہ لئے بغیر ہم آخری دم تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

بہاولپور

اور بہت سی دیگر جگہوں پر مولانا مرحوم کی یاد میں جلسے اور جلوس منعقد ہوئے اور تمام جگہوں پر مولانا کے المناک حادثہ پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ مولانا کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور تمام نوجوانوں نے مولانا کے نقش قدم پر چل کر ملک و ملت کی بقا اور جمہوریت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔

نواب شاہ

ضلع نواب شاہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس بصدارت جناب محمد سلیم شاہد (نائب صدر صوبہ سندھ) منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی تنظیم نو کے لئے مندرجہ ذیل تین ارکان کی کمیٹی بنائی گئی۔

(۱) جناب سردار علی مغل (۲) جناب محمد انور (۳) جناب محمد اشرف۔ تقریباً ایک ماہ تک یہ حضرات پورے ضلع میں کام کر کے رپورٹ پیش کریں گے۔ ۱۹ اپریل کو دریا خاں مری میں ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس ہوگا جس میں ضلعی انتخاب اور ضلعی کنونشن کا پروگرام بھی ترتیب دیا جائے گا۔ آخر میں مولانا شمس الدینؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کا عزم کیا گیا۔

سرگودھا

ضلع سرگودھا کی جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا شہید اسلام کے المناک قتل پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ جناب قاری عطاء الرحمن اور جناب شیخ خالد محمود نے مولانا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کے قتل کا بدلہ لئے بغیر ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے

ضلع بنوں کا انتخاب

صدر عبدالعلی خاں۔ نائب صدر عبدالحنان و احسان اللہ خاں ناظم عمومی عبدالجمیع شاہ۔ ناظم راست باز خاں۔ ناظم نشریات محمد سعید خاں۔ خازن عبدالرحمن۔

تاریخ وصولی نقل اشتہار از اسسٹنٹ رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز لاہور: ۱۵ ۳/۷۴

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ

پبلک لمیٹڈ کمپنی

منظور شدہ سرمایہ ۵,۰۰,۰۰۰/۰۰ روپے (پانچ لاکھ)

طلب شدہ سرمایہ ۴,۰۰,۰۰۰/۰۰ روپے (چار لاکھ)

بورڈ آف ڈائریکٹرز

۱: میاں عبدالحق — چیئرمین، موضع سہجو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۲: عبدالرشید ارشد — مینجنگ ڈائریکٹر، ۳۲-اے شاہ عالم مارکیٹ - لاہور

۳: حاجی تاج محمد — ڈائریکٹر، مکان نمبر ۵۱/۷ میاں چنوں (ملتان)

۴: حکیم محمد اسلم — ڈائریکٹر، مکان نمبر ۵۱/۷ میاں چنوں (ملتان)

۵: چوہدری رحمت علی ورک — ڈائریکٹر، چک ۱۳۳/۱۶-ایل براستہ میاں چنوں (ملتان)

۶: محمد اقبال اعظم — ڈائریکٹر، خالصہ گرلز سکول سٹریٹ گوجرہ (لائیلپور)

۷: بیگم عبدالرشید ارشد — ڈائریکٹر، ۳۲-اے شاہ عالم مارکیٹ - لاہور

(۱) نام — کمپنی کا نام مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ

(۲) دفتر — کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر صوبہ پنجاب میں ہوگا،

اغراض و مقاصد (ا) قرآن و سنت کی تعلیمات کی طباعت و اشاعت اور نشر و اذاعت (ب) کمپنی قرآن پاک، قرآن پاک کی تفاسیر، کتب مشتمل بر شروح احادیث سوانح اور اسلام کے عظیم علماء اور بزرگوں کے فکری رشحات کو شائع کرے گی (ج) کمپنی کسی ایسے شخص کی تصنیف و تدوین کردہ کتاب کو شائع نہ کریگی جسمیں مسلم اجماع کا تتبع نہ کیا گیا ہو یا ختم نبوت کے عقیدے کے منافی ہو اور یا جسمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ناموس کا خیال نہ رکھا گیا ہو (د) کمپنی کوئی ایسی کتاب شائع کرنے کی مجاز نہ ہوگی جسمیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور ان کے ہم مسلک اکابر کی شان میں ذم و تشنیع کا پہلو پایا جائے گا (ہ) وہ کتابیں جو قدیم یا جدید غیر اسلامی نظریات اور تحریکات (جیسے تجدد پرستی، کمیونزم اور سنت کی تشریعی حیثیت کا انکار وغیرہ) کی نمائندگی کرتی ہوں کمپنی نہیں شائع کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ ایسے ہی کمپنی ان افکار و تحاریک کے علمبرداروں اور بانیوں کے سوانح بھی شائع نہ کریگی (و) کمپنی قطعی طور پر ایسے ناول، ڈرامے یا کہانیاں شائع نہ کریگی جن سے اسلام کی اخلاقی قدریں مجروح ہوتی ہوں (۴) کمپنی کے ممبروں کی ذمہ داریاں محدود ہیں (۵) سرمایہ — کمپنی کا کل سرمایہ پانچ لاکھ روپے ہے جو دس دس روپے کے پچاس ہزار حصص پر مشتمل ہوگا۔ کمپنی کو اپنے اس سرمایہ میں کمی بیشی کرنیکا اختیار ہوگا **قواعد و ضوابط** ۱: مینجنگ ڈائریکٹر: — کا تقرر ایک سال کے لیے عمل میں لایا جائیگا ایک سال گذرنے کے بعد نئے مینجنگ ڈائریکٹر کا انتخاب ہوگا (ب) مینجنگ ڈائریکٹر کا راسخ العقیدہ مسلمان ہونا ضروری ہے، جو صوم و صلوٰۃ ایسے فرائض کا پابند ہوگا اور محرمات سے مجتنب ہوگا وہ لازمی طور پر دیوبندی مکتب فکر کا ہم مسلک ہوگا مینجنگ ڈائریکٹر کو کمپنی کے ملازمین کی تقرری اور عزل کے کلی اختیارات حاصل ہونگے وہ کمپنی کے حساب و کتاب کا بذات خود نگران ہوگا وہ کمپنی کیطرف سے ہر قسم کے کاروباری معاہدے کرنے میں خود مختار ہوگا تاہم کاروباری امور اور معاملات کی رسمی منظوری ڈائریکٹروں کے اجلاس میں لینا ہوگی، مینجنگ ڈائریکٹر کو ڈائریکٹروں کے بورڈ سے منظوری لیکر قائم مقام مینجنگ ڈائریکٹر کی تقرری کا اختیار ہوگا۔ مینجنگ ڈائریکٹر (اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں) کمپنی سے مشاہرہ وصول کریگا ۲: **ڈائریکٹران** ا۔ ڈائریکٹروں کی تعداد کسی صورت بھی گیارہ سے زیادہ اور سات سے کم نہیں ہوگی ب۔ ڈائریکٹر کو کم از کم ایک ہزار حصص جنکی قیمت دس ہزار روپے بنتی ہے خریدنے ہونگے ج۔ وہ حصہ دار جس نے ایک ہزار حصص خریدے ہونگے ڈائریکٹر بننے کا اہل ہوگا د۔ اگر ایک ہزار حصص خریدنے والوں کی تعداد گیارہ سے بڑھ جاتی ہے تو عام حصے داران ہر سال کے بعد ڈائریکٹروں کا انتخاب کرینگے ہ۔ اگر کسی وقت ایسے ڈائریکٹروں کی تعداد جنہوں نے کم از کم ایک ہزار حصص خریدے ہوں گے سات سے کم ہو جاتی ہے تو پھر ایسے ممبر کو ڈائریکٹر منتخب کیا جائیگا جسکے خرید کردہ حصص کی تعداد ایک ہزار حصص سے کم زیادہ سے زیادہ ہوگی اگر ایسے حصہ داروں کی تعداد مطلوبہ ڈائریکٹروں سے زیادہ ہوگی تو پھر فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جائے گا و۔ ڈائریکٹروں کے مذہبی کوائف وہی ہونگے جن کا حامل مینجنگ ڈائریکٹر کو ہونا ضروری ہے اگر کوئی ڈائریکٹر ان اوصاف سے محروم ہوگا تو ڈائریکٹروں کی دو تہائی اکثریت سے اس ڈائریکٹر کو اسکے عہدے سے معزول کیا جاسکے گا اس میٹنگ میں دو تہائی ڈائریکٹر اصالتاً شریک ہوئے ہوں یا انہوں نے کسی حصہ دار کو اپنی نمائندگی کا اختیار دیا ہو تو بھی صحیح ہوگا ز۔ اگر مینجنگ ڈائریکٹر کی سرگرمیاں کمپنی کے مفاد اور اغراض و مقاصد کے منافی ہوں تو ڈائریکٹران دو تہائی اکثریت سے اسے معزول کرکے معمولی اکثریت سے نئے مینجنگ ڈائریکٹر کا انتخاب عمل میں لا سکتے ہیں (ح) ڈائریکٹروں کی میٹنگ سال میں دو دفعہ ہوا کریگی کوئی خاص میٹنگ بلانے کیلئے تین ڈائریکٹر بذریعہ تحریر بنام مینجنگ ڈائریکٹر میٹنگ بلا سکتے ہیں، کورم پانچ ہوگا تین کی حاضری اصالتاً ضروری ۳: **چیئرمین**: — ڈائریکٹروں کے بورڈ کا ایک چیئرمین ہوگا جس کا چناؤ ایک سال کی مدت کیلئے عمل میں لایا جائے گا وہ ڈائریکٹروں کی میٹنگ کی صدارت کریگا چیئرمین کی عدم موجودگی میں کوئی بھی ڈائریکٹر اجلاس کی صدارت کریگا ۴: **عمومی میٹنگ**: سال میں ایک مرتبہ عام ممبران کی عمومی میٹنگ ہوگی جسمیں مینجنگ ڈائریکٹر عام حصہ داروں کے سامنے کمپنی کی عمومی صورتحال کی وضاحت کیا کریگا مینجنگ ڈائریکٹر ممبران کی کوئی خاص میٹنگ کسی بھی وقت بلا سکتا ہے۔ ممبروں کی طرف سے خصوصی و عمومی میٹنگ بلانے کیلئے پندرہ ممبروں کو اپنے دستخطوں سے مینجنگ ڈائریکٹر کو درخواست دینا ہوگی اس درخواست کی وصولی کے بعد مینجنگ ڈائریکٹر دو ماہ کی مدت کے اندر اندر خصوصی عمومی میٹنگ بلانے کا پابند ہوگا عمومی میٹنگ کا کورم کل ممبران کا ۱/۳ ہوگا ۵: **کم سے کم سرمایہ**: کمپنی کا کم از کم سرمایہ جس سے کہ کمپنی کا کاروبار شروع ہو سات ہزار روپے ہوگا ہر حصے دار کو کم از کم دس حصے (مالیتی سو روپے) خریدنا ہونگے ایک آدمی زیادہ سے زیادہ دو ہزار پانچ سو حصص (مالیتی پچیس ہزار روپے) خرید سکتا ہے کمپنی کے سرمائے کی مالیت میں کمی بیشی اس شق پر اثر انداز ہوتی رہیگی ۶: **قانونی مشیر** صاحبزادہ سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ۵ شاہراہ قائداعظم لاہور، ۷: **ثالث**: اگر کمپنی کے داخلی کاروباری امور میں کسی قسم کا کوئی تنازعہ رونما ہو تو اسے عدالت میں لیجانے کی بجائے مندرجہ ذیل تین حضرات کے سامنے پیش کیا جائیگا ان کا فیصلہ حرف آخر ہوگا ا۔ حضرت مولانا **عبیداللہ انور** امیر انجمن خدام الدین لاہور ۲: حضرت مولانا **محمد عبیداللہ** مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور ۳: حضرت مولانا **حبیب اللہ** ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال، ۸: **آڈیٹرز**۔ ایم حسین چوہدری اینڈ کمپنی لاہور ۹: **بینکرز**: حبیب بنک لمیٹڈ، ۱۰: کمپنی ہر سال اپنے منافع کا باقاعدہ اعلان کیا کریگی، ۱۱: کمپنی کے مالی امور فقہ حنفی کیمطابق طے کیے جائیں گے، ۱۲: ہر سال کے اختتام پر کمپنی کے مالیات سے باقاعدہ زکوٰۃ نکالی جائیگی جو کمپنی کے ہم مسلک عربی مدارس کو دیجائیگی، زکوٰۃ کمپنی کے کسی مستحق ممبر کو بھی دی جاسکتی ہے (استدراک) ان قواعد و ضوابط کے علاوہ ان تمام قواعد و ضوابط کا بھی کمپنی پر اطلاق ہوگا جو کمپنی ایکٹ ۱۹۱۳ء کے فسٹ شیڈول کے ٹیبل اے میں درج ہیں بشمول ان تمام ترمیمات کے جن میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں اور ترمیم ہوتی رہتی ہیں، ● ہم ذیل کے افراد نے ان اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط کے تحت کمپنی کی تشکیل کی ہے اور ہر ایک کے خرید حصص کی تعداد ایک ہزار (مالیتی دس ہزار روپے) ہے:۔

● عبدالرشید ارشد ۳۲-اے شاہ عالم لاہور (مرتب بیس بڑے مسلمان' ایڈیٹر ماہنامہ' الرشید' ● حاجی تاج محمد مکان ۵۱/۷ میاں چنوں ضلع ملتان ● محمد اقبال اعظم خالصہ گرلز سکول سٹریٹ گوجرہ ● میاں عبدالحق سہجو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

● حکیم حافظ محمد اسلم مکان ۵۱/۷ میاں چنوں ضلع ملتان ● بیگم عبدالرشید ارشد ۳۲-اے شاہ عالم لاہور ● چودھری رحمت علی ورک چک ۱۳۳/۱۶-ایل براستہ میاں چنوں ضلع ملتان

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ، ۳۲-اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور